REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO. P.G.D.P-6.

جلد ۳۸ — شمارہ ۴۱

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: عبد الحق فضل

نائب: قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ

فی پرچہ ایک روپیہ پچیس پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان - 143516

۱۱ ربیع الاول ۱۴۱۰ ہجری — ۱۲ اخاء ۱۳۶۸ ہش — ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۹ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت ٹھیک ہے الحمد للہ

حضور انور صد سالہ جشن تشکر کے سلسلہ میں ہنوز مختلف ممالک کے دورہ پر ہیں۔

احباب کرام پیارے آقا کی صحت و سلامتی اور درازی عمر اور معجزانہ فائز المرامی کیلئے خصوصی دعائیں جاری رکھیں۔

محلہ احمدیہ میں سیکرٹری ہیلتھ پنجاب شری ٹی۔ کے نائیر صاحب کی تشریف آوری

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام خون دان کیمپ کا انعقاد

ٹی وی و پریس کے ذریعہ تشہیر۔

رپورٹ تحریر:۔ مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی ناظر امور عامہ۔ قادیان

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کا ثمرہ ہے کہ جماعت احمدیہ اپنی بے شمار کامیابیوں کے جلو میں اپنے سفر کی پہلی صدی مکمل کرکے دوسری صدی میں قدم رکھ چکی ہے اور یہ صدی آسمانی نوشتوں کے مطابق یقیناً غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔

صد سالہ جشن تشکر کے پروگراموں کے سلسلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مورخہ ۲۳/۹/۸۹ کو ایک خون دان کیمپ کا انعقاد اپنی شاندار بلڈنگ ایوان خدمت میں کیا۔ جس کے افتتاح کے لئے شری ٹی۔ کے نائیر صاحب سیکرٹری ہیلتھ گورنمنٹ آف پنجاب چنڈیگڑھ سے تشریف لائے۔ ان کے ساتھ ڈائریکٹر ہیلتھ پنجاب سول سرجن گورداسپور ڈی آئی جی پولیس شری اد سے ویر سنگھ اور ایس ایس پی بٹالہ شری ایس گوئل صاحب و دوسرے سرکردہ شہری و لیڈر طبقہ تشریف لائے۔ پروگرام کے مطابق محترم ملک صلاح الدین صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان، محترم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و دیگر افسران سلسلہ نے معزز مہمانوں کا ایوان خدمت کے سامنے نصب کئے گئے آرائشی گیٹ کے پاس ہار پہنا کر استقبال کیا۔ اس موقعہ پر سکولوں کے دو ننھے بچوں نے مہمان خصوصی کو گلدستے پیش کئے۔ اس کے بعد شری نائیر صاحب نے ربن کاٹ کر خون کے عطیہ کے کیمپ کا افتتاح فرمایا۔ مکرم چوہدری محمد عارف صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ اور بہار سے دو دوسرے خدام بھائیوں نے جن کے نام یہ ہیں مکرم سی۔ کے محمد صاحب کیرالہ، مکرم سید طفیل احمد صاحب بہار، مکرم عطاء الرحمان صاحب آف آسام ... مکرم باسط رسول صاحب کشمیر، مکرم ایم کے زین العابدین صاحب، مکرم ڈی آئے زین العابدین آف کیرالہ، مکرم نثار احمد صاحب کیرالہ، مکرم ظفر احمد گلبرگی، مکرم عبد الحلیم صاحب بنگالی، مکرم سید عزیز احمد صاحب مکرم مبارک احمد صاحب تقوی، مکرم مبشر احمد صاحب بدر، مکرم نعمان احمد صاحب، مکرم مرزا مولود احمد صاحب، مکرم ظفر احمد صاحب ناصر نیلم قادیان نے گرانقدر خون کا عطیہ دیا۔ فجزاھم اللہ

عطیہ خون کے کیمپ کے دوران ایک مختصر جلسے کا پروگرام بھی ایوان خدمت میں منعقد کیا گیا۔ مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی نے تلاوت قرآن مجید کی آیات کا ترجمہ پڑھ کر سنایا گیا۔ محترم ملک صلاح الدین صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ نے مہمان خصوصی نائیر صاحب کو خوش آمدید کہا اور جماعت احمدیہ کی قوم و ملک کی بہترین خدمات کا ذکر فرمایا۔ T.V اور پریس کے نمائندہ موقع پر موجود تھے انہوں نے پروگرام کو COVER کیا اور T.V پر مناظر دکھائے گئے اور اخبارات میں اس پروگرام کی خبریں شائع ہوئیں۔ مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ معزز مہمانوں کو قرآن کریم (تبلیغی) و تعارفی لٹریچر بھی پیش کیا گیا جسے انہوں نے بہت احترام سے قبول کیا

اس کے بعد مہمانان کرام لنگر خانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام میں دوپہر کے کھانے کے لئے تشریف لائے جہاں شامیانے نصب کرکے مناسب انتظام جماعت احمدیہ کی طرف سے کیا گیا تھا۔ کھانے کے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ معزز مہمانوں نے جماعت احمدیہ کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کیا اور ڈسپلن کی تعریف کی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

اس پروگرام میں مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید نائب ناظر امور عامہ، مکرم وحید الدین صاحب افسر لنگر خانہ اور مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر قائمقام جنرل سیکرٹری اور عملہ دفتر خدام الاحمدیہ نے خصوصی تعاون دیا اللہ تعالیٰ ان سبھی کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

آخر میں احباب جماعت سے خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ بعض غیر مسلم شرپسند عناصر یہاں پر اسلام دشمنی کے جذبہ کے تحت کارفرما ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقصان پہنچانے والے عزائم سے محفوظ رکھے اور اپنے فضل و رحم کی بارش ہم پر برساتا رہے آمین۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر نگران بورڈ بدر قادیان

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہفت روزہ بدر قادیان
۱۲/اخاء ۱۳۶۸ہش

ایمانی باغات کو سیراب کرنے والی روحانی نہر

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَہُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ (البقرہ آیت ۲۶)
یعنی ان لوگوں کو بشارت دے دو جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے کہ ان کے لئے ہمیشگی کے باغات ہیں جن کے تحت نہریں جاری ہیں۔

اس آیت کریمہ میں لف و نشر مرتب پایا جاتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ایمان کے مقابل پر باغات کو اور اعمال صالحہ کے مقابل پر نہروں کو رکھا ہے۔ انسان جب اللہ تعالیٰ کے مامور پر ایمان لاتا ہے تو وہ ایک روحانی باغ لگاتا ہے۔ جس کو اعمال صالحہ کے پانی سے سیراب کر کے ہی سرسبز رکھا جا سکتا ہے۔ ورنہ ایمان کا روحانی باغ مرجھا جاتا ہے گا۔ حالانکہ ایمان کی سلامتی ہی تو مقصود حیات ہے۔ باقی چیزیں تو معرض فنا میں پڑی ہوتی ہیں ع

فنا ہے حسن کو دولت کو زندگانی کو
جہاں میں نہ کوئی باغ بے خزاں دیکھا

ہفت روزہ "بدر" اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک روح پرور نہر کی مصداق ہے جو ایمان کے باغ کو ہرا بھرا رکھتی ہے۔ اور قرآن کریم اور احادیث نبویؐ کے روحانی پانی سے انسانی قلوب کو سیراب کرتی رہتی ہے۔

اس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ ملفوظات شائع ہوتے ہیں۔ جو نہایت اعلیٰ درجہ کی سچائی پر مبنی ہونے کی وجہ سے انسانی قلوب پر نہایت نیک اثر ڈالتے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تازہ خطبات مکمل یا خلاصے شائع ہوتے ہیں جو انسانی روح اور دل و دماغ کو بروقت پر عظمت بصیرت بخشتے ہیں۔ علماء کرام اور سکالرز کے بلند پایہ مقالے اور مضامین شائع ہوتے ہیں۔ مخالفین احمدیت کے اعتراضات کے پر حکمت انداز میں جوابات بھی دیئے جاتے ہیں۔ اور برموقعہ تبصرے پیش کئے جاتے ہیں۔

علاوہ ازیں "بدر" کے ذریعہ نظام سلسلہ کی جملہ نظارتوں اور ذیلی تنظیموں کی تحریکات احباب جماعت تک پہنچائی جاتی ہیں۔ بیرونی جماعتوں کی تبلیغی تربیتی رپورٹیں خواہ ان کا خلاصہ [illegible] شائع کی جاتی ہیں۔ گویا تبلیغی تربیتی اور علمی روحانی اعتبار سے "بدر" سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بھرپور ترجمانی کر رہا ہے۔ اور اب جبکہ مباہلہ اور اس کے خوشکن نتائج اور صد سالہ جوبلی کی برکات کی وجہ سے "بدر" نمایاں حیثیت سے منظر عام پر آیا ہے ع

اٹھ کہ اب بزم جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

دور حاضر میں پریس کو وہ عظمت حاصل ہے کہ جہاں سورہ تکویر میں مسیح موعود اور مہدی مسعود کے ظہور کی بہت سی علامات بیان کی گئی ہیں۔ وہاں اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کی پر عظمت پیشگوئی بھی موجود ہے کہ اس وقت کو یاد کرو جب صحیفے پھیلائے جائیں گے۔ اس میں چھاپہ خانوں کی ایجاد کے متعلق پیشگوئی کی گئی تھی۔ جو دور حاضر میں ایک نہایت پر عظمت اور موثر ترین ذریعہ ابلاغ ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس ذریعہ ابلاغ کو بہت اہمیت دی ہے۔ آپ نے اپنی اسی کے قریب تصانیف اور روحانیت سے بھرپور مضامین اسی ذریعہ ابلاغ سے لوگوں تک پہنچائے۔ اور آغاز دعویٰ سے ہی "بدر" اور "الحکم" اخبارات کو جاری فرمایا۔ آج انہی کتب اور اخبارات کی آوازوں کا "بدر" خاموش سمندر ہے جو چپکے سے پے بہ پے حسین خوشخبریاں احباب کرام تک پہنچا رہا ہے ع

ڈوب کر دیکھ سمندر ہوں میں آوازوں کا
طلب حسن سماعت میرا استانہ ہے

پاکستان میں روزنامہ الفضل اور بعض دوسرے رسالے شائع ہوتے ہیں لیکن وہاں پاکستان کے ظالم حکمرانوں نے بعض پابندیاں لگا رکھی ہیں ع

میں ہوں ایک بندۂ باوفا ہے مرا بھی ایک قوی خدا
میں جو ظالموں کا ہدف بنا تو یہ ماجرا کوئی اور ہے

بلاشبہ جماعت احمدیہ کی جانب سے مختلف ممالک اور مختلف زبانوں میں متعدد اخبار اور رسالے شائع ہو رہے ہیں لیکن "بدر" کی بعض خصوصیات ہیں اس پر کوئی ظالمانہ پابندی نہیں ہے۔ اور یہ احمدیت کے دائمی مرکز قادیان سے شائع ہو رہا ہے اور بدر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی پر عظمت نشانی بھی ہے۔ بھارت کی حد تک "بدر" کو جو عظمت حاصل ہے سطور بالا میں اس کا ذکر کر دیا گیا ہے۔ پاکستان اور دوسرے بیرونی ممالک سے جو خطوط آتے ہیں ان سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ "بدر" کا مطالعہ بڑے ذوق و شوق سے کیا جاتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے ایڈیٹر بدر کے نام یہ روح پرور ارشاد بھجوایا کہ:-

"ماشاء اللہ "بدر" بہت اچھا چل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو صحافت کی صلاحیت عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس صلاحیت کو اور چمکائے اور بدر کی اشاعت وسیع ہو اور لوگ اس سے فیضیاب ہوں"* (بدر ۱۱/مئی ۱۹۸۹ء)

محترم مینیجر صاحب بدر کی رپورٹ کے مطابق اس وقت "بدر" ...۲۰۰ ۸۲ ہزار روپے کے خسارے میں پڑا ہوا ہے۔ حضور انور کی خدمت اقدس میں جب یہ رپورٹ پیش کی گئی تو:-

"حضور انور نے اجازت مرحمت فرمائی کہ احباب جماعت ہندوستان سے عطایا وصول کر کے اس خسارہ کو پورا کر لیا جائے"۔ (بدر ۲۸/ستمبر ۱۹۸۹ء)

ان حالات میں بالخصوص مخیر اور صاحب ثروت و دولت احباب سے اور بالعموم ہر احمدی سے دردمندانہ اپیل ہے کہ حضور انور کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنے گرانقدر عطایا جلد از جلد محترم مینیجر صاحب بدر کے نام بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو ہی اس کار خیر میں بہت بڑھ کر قربانی پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ع

روح تک جس سے معطر ہے وہ خوشبو تم ہو
پھول کے ساتھ لدا رہنا جدا مت ہونا

بیرون ہند کے خریداران بدر سے گذارش ہے کہ چندہ اخبار "بدر" بذریعہ ڈرافٹ یا منی آرڈر یا پوسٹل آرڈر صرف مینیجر بدر کے نام ہی بروقت بھجوایا کریں۔ بہرحال احباب کرام براہ مہربانی ایمانی باغات کو سیراب کرنے والی روحانی نہر "بدر" کو بھرپور مالی تعاون دے کر اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کے وارث بن جائیں ع

بدل دیئے کئی آمر صفوں کے رخ تم نے
ہوا کے سامنے بیٹھے رہو جلا کے چراغ

(عبدالحق فضل)

* پس حضور انور کا منشاء مبارک یہی ہے کہ "بدر" کی اشاعت وسیع ہو اور لوگ اس سے فیضیاب ہوں

احمدی طالب علم کی نمایاں کامیابی

مکرم ایم عبدالسلام صاحب سابق مبلغ سلسلہ تحریر فرماتے ہیں کہ:- خدا تعالیٰ کے فضل اور سلسلہ عالیہ حقہ احمدیہ کی برکت سے خاکسار کا بچہ عزیزم عبدالقدوس کلیم نے B.S.C کیرلہ یونیورسٹی ٹریننگ کالج ترچور سے B.Ed کے امتحان میں امسال فرسٹ کلاس کے ساتھ نمایاں کامیابی حاصل کی ہے الحمد للہ۔ عزیز کے روشن مستقبل کے لئے اور ان کے سب بہن بھائیوں کی روحانی جسمانی ترقیات کیلئے بھی درخواست دعا ہے جو اس وقت زیر تعلیم ہیں۔

حضرت بھائی جی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی سابق ہرشچند موہیال

(کی)

کہانی اپنی زبانی

والدہ صاحبہ محترمہ کے بیان کردہ جنم پتری کی رُو سے حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی یکم جنوری ۱۸۷۹ء کو محترم مہتہ گوراند تہ مل ولد مہتہ ہیرالال صاحب کے ہاں محترمہ یار بتی دیوی کے بطن سے اپنے دادھیال میں بمقام کنجرو ڑداں تحصیل منگ گڑھ جو کہ ارد گرد کی سبز و شاداب زمین سے ایک وسیع ٹیلے کے اوپر واقع ہے پیدا ہوئے۔ آپ کا نام ہرشچندر رکھا گیا۔ آپ پلوٹھے بیٹے تھے۔

والد اور والدہ علی الترتیب موہیال قوم کی دت اور موہن شاخوں میں سے تھے۔ اس قوم کو اپنی بہادری کی روایت پر بڑا فخر ہے اور وہ مدعی ہے کہ کبھی اس کی حکومت کشمیر کابل اور عرب تک قائم تھی۔ مستند تاریخ میں مندرجہ ذیل اندراج ہے:۔

از موہیال قبیلہ کی اکثریت جہلم اور راولپنڈی اضلاع میں پائی جاتی ہے۔ وہ موروثی طور پر ابتدائی زمانوں سے ہی زمیندار ہیں۔ اگرچہ اُن کا اصل مادہ برہمن ہے لیکن ملٹری امور سے اپنے آپ کو بالا تر رکھتے ہیں۔ موہیال قوم کے دت قبیلہ کے بزرگوں نے ایک وقت جزیرہ نما عرب پر بھی حکومت کی اور بعد میں ۸۶۰ء سے ۹۵۰ء تک کابل پر بھی حکمران رہے۔

عہد طفولیت میں اسلام کا اثر اور ابتدائی تعلیم

آپ ایک ماہ کے ہوں گے کہ والد صاحب بغرض روزگار بمقام متھا ٹوانہ اپنے والد چوہدری گوپال داس صاحب کے ہاں آ گئے جو وہاں ملازمت کے سلسلہ میں متعین تھے۔ ایک رات چارپائی سے گر پڑے تو ایک مسلمان معمر عورت مریم نامی نے اٹھا کر ساری رات اپنے ساتھ سلائے رکھا۔ بعد ازاں اس مسلمان معمر عورت کے دل میں اللہ تعالیٰ نے اس بچہ کے لئے محبت پیدا کر دی جس کی وجہ سے وہ آپ کو رات کو بھی جدا نہ کرتیں اور اکثر روزانہ آپ کو گود میں لے کر قرآن مجید کی تلاوت کرتیں اور آپ بالعموم اُن کے ہاں کھا پی بھی لیا کرتے تھے۔ یہ سلسلہ چار پانچ سال تک جاری رہا اور بچے کی عادات اسلامی رنگ میں ڈھلتی نظر آنے لگیں۔ اس خدشہ کے پیش نظر صرف چار پانچ سال کی عمر میں ہی آپ کے نانا صاحب نے آپ کو بُلا لیا۔ تحصیل پھالیہ کے مدرسہ میں داخل کرا دیا۔ اُس وقت کے اونچے درجہ کے پنڈتوں کے رسم ورواج کے مطابق والدین نے اظہار محبت کے لئے ان کے کانوں اور ہاتھوں میں بالیاں اور جھنجھنے دار کڑے اور پاؤں میں گھنے ڈال رکھے تھے جن سے نجات کے لئے ایک ظالم سفاک رہٹ والے نے گلے میں کپڑا ڈال کر انہیں نیم مردہ حالت میں چھوڑ کر اتار لئے۔ فالحمد للّٰہ ایک اور شرک سے نجات ملی۔

پاک بیٹی کا عجیب واقعہ

حضرت بھائی جی کے والد جب پاکپتن میں بوجہ ملازمت مقیم ہوئے لیکن بزرگوں پالا رہتے کے باعث والدہ آپ نے بچے کو آنکھوں سے اوجھل کرنا پسند نہ کیا اور لیٹے آپ ساتھ پر پڑھائی سے محروم رہے۔

والدہ آپ کو سناتی تھیں کہ محلہ کی عورتوں کے ساتھ ایک پٹن میں بابا صاحب کی خانقاہ پر نذر عقیدت کے لئے گئی۔ واپسی پر ایک سفید ریش، جامہ پوش بزرگ نے تمہیں اپنی طرف بلایا۔ لیکن میں گھبرا گئی اور تمہیں لے کر تیزی سے جانے لگی تو اس بزرگ نے جوش سے کہا "بیٹی یہ بچہ ہمارا ہے بہتر ہے خوشی سے ہمیں دے دو۔ اس کی پیشانی میں ایک ایسی چیز ہے جو تمہارے کام کی نہیں۔ ہاں تو بھلا ہو گا ورنہ پچھتاؤ گی۔ میں وہاں سے تمہیں لے کر بھاگی اور پھر کبھی اس خانقاہ کا رُخ نہیں کیا۔

اس طرح عمر طفولیت میں آپ کے خیالات بدستور ہندوانہ تھے۔ دیوی۔ دیوتاؤں کی پوجا پاٹھ اور شوالے مندروں میں جا کر گھنٹے بجانا وغیرہ آپ کا روز کا معمول تھا۔

حُبّ اسلام کا آغاز

اُن کے والد پرانے زمانہ کی طرز تعلیم کے باعث لائق فارسی دان، خوشخط اور خوشنویس تھے تعلیم فارسی میں چونکہ مسلمان اساتذہ سے پائی تھی اس لئے ان کے خیالات میں کبھی کبھی اسلامی جھلک نظر آتی تھی۔ اور ایک حد تک ان کے خیالات اپنے بیٹے (بھائی جی قادیانی) کے لئے مشعل راہ ہوئے مزید یہ کہ آپ کے بیٹے نے چوتھی یا پانچویں جماعت کے نصاب میں "اسلام ہند" نامی کتاب بھی پڑھی اور آپ پر اس نے ایسا اثر کیا کہ آپ کی کایا پلٹ گئی آپ ظلمات کی گھٹا سے نکل کر اُجالے میں آ گئے۔ اور بت پرستی کے موروثی جذبہ پر بت شکنی و وحدت پرستی کا فطری نور غالب آ گیا اور آپ بُتخانہ و بتاں سے نجات پا کر خدائے واحد یگانہ کا آزاد بند بننے لگے۔ آپ کے دل کی کھیت میں حُبّ اسلام کا پہلا پاک اور مقدس بیج اسی قیمتی کتاب کے مطالعہ سے بویا گیا۔

دو رؤیا

اس وقت سے جبکہ بچپن میں آپ کا سینہ نور اسلام سے منور ہو چکا تھا۔ آپ کو بعض خوابیں بہت صاف اور واضح آئیں جو بہت جلد یا کچھ دن بعد بعینہ پوری ہو کر آپ کی ترقی ایمان کا باعث ہوئیں۔ آپ ہمیشہ انہیں مخفی رکھتے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔ چنانچہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی باریک در باریک حکمت اور مصلحت کے باعث یکے بعد دیگرے دو خواب دکھا کر آپ کے ایمان کو تازگی اور مضبوطی بخشی چنانچہ پہلی رؤیا میں قیامت کا نظارہ دکھایا گیا۔ جو اپنی ساری تفاصیل اور کیفیات کے ساتھ جو آپ کے اس وقت کے حالات اور علم و وسعت کے مطابق تھیں آپ کو ایک کمرہ کے اندر دکھایا گیا جو بمشکل ۱۰×۱۰ فٹ ہو گا اور وہ اس اسکول کا دفتر تھا جس میں آپ تعلیم پایا کرتے تھے اس نظارہ میں نہ کوئی آئندہ کی خبر تھی نہ علمی بات مگر اس سے آپ کے قلب کو وہ طاقت ملی اور آپ کے ایمان میں اتنی تازگی آئی کہ آپ بیان کرتے ہیں کہ آج تک بھی میں اس اثر اور لذت اور قوت اور شوکت کو محسوس کیا کرتا ہوں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ واقعی وہ ایک قیامت تھی جو میرے پہلے خیالات پر آئی۔

آپ بیان کرتے ہیں کہ دوسرا خواب کچھ قریباً اسی زمانہ میں دکھایا گیا کہ ایک وسیع اور شاداب قطع آب میں بعض آلی

جانور بھی کہیں کہیں نظر آتے ہیں۔ میں اُس میں تیرتا اور غسل کیا کرتا تھا پانی زیادہ گہرا نہیں۔ محض شوق سے کبھی تیرتا ہوں کبھی کھڑا ہو جاتا ہوں۔ اچانک ایک مگرمچھ مجھ پر لپکا اور اُس نے مجھے نگلنا شروع کر دیا۔ پہلے پاؤں پکڑے اور ہوتے ہوتے کمر تک مجھے نگل گیا۔ جب میں نے دیکھا کہ میرے جسم کا نصف حصہ ایک خطرناک اور زبردست دشمن کے قبضہ میں ہے تو معاً کسی بیرونی تحریک کے ماتحت میں نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیئے اس خیال سے کہ ایسا کرنے سے وہ اب مجھے نگل نہ سکے گا اور ساتھ ہی میں نے دونوں ہاتھوں سے مگرمچھ کا منہ سر اور آنکھوں کو نوچنا شروع کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں وہ کمر سے آگے نگل بھی نہ سکا۔ بلکہ مجھے چھوڑ کر بھاگ گیا۔ اور اس طرح میں باہر اس کے پھندے سے صحیح سلامت بچ گیا۔ اور میرے جسم کو کوئی گزند نہ پہنچا۔ الحمد للہ

چونیاں میں اسکول کی تعلیم کے دوران اور "اسلام ہند" کے مطالعہ کے نہایت گہرے اور پائیدار اثر کے ماتحت آپ مضامین میں سادگی سے اپنی قلبی کیفیات کا نقشہ کھینچنے کی کوشش کیا کرتے تھے جس سے ہندو طلباء جو نہایت متعصب اور آریہ خیالات میں پرورش پاتے تھے خوانخواہ کھینچ تان کر آپ کو اپنا مد مقابل بنا لیتے اور اس طرح بحث شروع ہو جاتی اور یہی وجہ ہوئی کہ ہوتے ہوتے آپ کے خیالات اور بھی زیادہ وسیع اور پختہ ہوتے چلے گئے اور آپ کو ہندوؤں سے نفرت اور مسلمانوں سے محبت بڑھنے لگی۔ آخر آپ کی نشست و برخاست اور رابطہ و اختلاط مسلمانوں سے بہت بڑھ گیا اور آپ ہندوؤں سے قریباً منقطع ہو گئے اور اب بجائے مندر اور شوالوں وغیرہ کے مساجد کے دروازوں پر جا کر کھڑے ہوتے کبھی ان کی چار دیواری پر بیٹھ کر صفیں باندھے قطار کمربستہ کھڑے مسلمان نمازیوں کو خدا کی عبادت کرتے اور اس کے حضور گرتے اور اُس سے دعائیں کرتے دیکھ دیکھ کر دل ہی دل میں لطف اٹھاتے اور اثرات قبول کیا کرتے خصوصاً جبکہ نماز باجماعت ہو رہی ہوتی اور مسلمان قطار در قطار صفوں میں کھڑے ہوتے کبھی رکوع کرتے۔ اور کبھی سجدات۔ تو یہ نظارہ آپ کے لئے نہایت ہی دلکش، دلآویز اور روح پرور ہوا کرتا تھا۔

آپ عید کے روز عیدگاہ کی چار دیواری پر جا بیٹھتے اور جمعہ کو جمعہ پڑھنے والوں کی حرکات کو محبت بھری نگاہوں سے مسجد کے صحن یا چار دیواری سے جھانک جھانک کر اپنی روحانی ترقی کے سامان اور قلبی مسرت حاصل کرتے۔ اور ان باتوں کے لئے کوئی بھی ظاہری محرک نہ تھا۔ صرف آپ کے دل کی خواہش اور روحانی تحریک ہی محرک ہوتی آپ اذان کے کلمات سے ناآشنا تھے مگر اس طرز پکار بلند ندا۔ اور نام خدا کی ایک ہیبت ایک ادب اور ایک قسم کا جوش دل میں آ جایا کرتا کہ بغیر کسی گزرنے والے ہندو طعنہ زن کے طعنہ کی پرواہ کرنے کے آپ مقام ادب پر کھڑے ہو جاتے اور اس میں آپ کو ایک ایسا لطف، لذت اور سرور ملتا تھا کہ جس کا بیان کرنا ممکن نہیں۔ آپ فرماتے ہیں کو گو یہ اُس وقت کے مسلمانوں کی تقلید ہی تھی مگر حق یہ ہے مجھے اس راہ سے بھاری برکت ملی۔

رات کو سوتے وقت آپ اس بات کا اہتمام کرتے تھے پاؤں قبلہ کی طرف نہ ہوں اور اگر کبھی والدہ محترمہ چارپائی اس طرح بچھا دیتیں تو آپ کوشش کر کے بجائے مشرق کے مغرب کو سرہانے بنا کر سویا کرتے۔ بعض اوقات والدہ کے حکم سے مجبور ہو کر دوسرے رُخ سو جاتے تو سوتے میں اٹھ کر غلبہ خیال کے باعث آپ پاؤں بجائے قبلہ کے مشرق کو کر لیا کرتے تھے۔ اور والدہ صبح کو دیکھ کر خفا ہو کر کہتیں کہ یہ کیا عادت ہے ... سرہانے کی بجائے پائینتی کی طرف سو جاتے ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کیا سُنا

آپ بیان کرتے ہیں کہ باوجود یکہ ۱۸۹۳-۱۸۹۴ء کے زمانہ میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کا جابجا چرچا تھا۔ مگر عام طور پر مسلمان حالت جمود اور سکون میں تھے البتہ ایک لڑکے نے کسی تقریب پر لاہور وغیرہ گیا تھا۔ واپسی پر مجھ سے ذکر کیا کہ اس سفر میں ایک عجیب بات سننے میں آئی ہے وہ یہ ہے کہ "ایک مسلمان مولوی نے جو بڑا عالم ہے ایک انگریز کی موت کی پیشگوئی کی اور وہ پوری ہو گئی" اور میرے سوال پر بتایا کر "وہ شخص دور میں روس کی سرحد پر رہتا ہے۔ گاؤں کا نام سُنا تو تھا مگر یاد نہیں رہا"

کسوف و خسوف اور مہدی کے پا لینے کے لئے دعائیں کرنا۔

آپ بیان کرتے ہیں کہ ۱۸۹۴ء کے رمضان المبارک میں مہدی آخرالزمان کے ظہور کی مشہور علامت کسوف و خسوف پوری ہو گئی۔ وہ نظارہ آج تک میری آنکھوں کے سامنے ہے اور وہ الفاظ میرے کانوں میں گونجتے سنائی دیتے ہیں جو ہمارے ہیڈ ماسٹر مولوی جلال الدین صاحب نے اس علامت کے پورا ہونے پر مدرسہ کے کمرہ کے اندر ساری جماعت کو سناتے کہتے تھے کہ "مہدی آخرالزماں کی اب تلاش کرنا چاہیئے۔ وہ ضرور کسی غار میں پیدا ہو چکے ہیں کیونکہ ان کے ظہور کی بڑی علامت آج پوری ہو چکی ہے۔

یہ اُس وقت کا واقعہ ہے جب میں مڈل میں تعلیم پاتا تھا اس واقعہ نے میرے ایمان میں ترقی و تازگی اور روحانیت میں اضافہ کر دیا اور میں بھی مہدی آخرالزماں کو پانے کے لئے بیتاب ... نے لگا جس کے حصول کے لئے مجھے دعاؤں کی عادت ہو گئی۔ میں راتوں کو بھی جاگتا اور دن میں بھی بے قرار رہتا اور مہدی آخرالزمان کی تلاش کا خیال بعض اوقات ایسا غلبہ پاتا کہ باوجود کم سنی کے میں دیوانہ وار ان جنگلات، کھنڈرات میں نکل جایا کرتا اور پکار پکار کر اور بعض وقتا رو رو کر بھی اللہ تعالیٰ کے حضور اس مقدس وجود کے پانے کے لئے التجائیں کیا کرتا۔

ایک نئے دور کا آغاز اور نقل مکانی بوجہ افشاں راز

دل ہی دل میں سچائی کو پا لینے کے لئے قدم آگے ہی آگے بڑھتا گیا ادھر میرے تبدیل ہوتے خیالات کے خدشہ نے والدین کو بھی چونکا دیا ادھر وہ اپنے بیٹے کو بہانے کرتے رہے کبھی کہیں اور کبھی کہیں دور دراز مقامات پر چھپانے کی کوشش کی مگر اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر سید میر حیدر صاحب سے چونیاں میں ملاقات کا شرف بخش دیا تھا۔ ڈاکٹر میر حیدر صاحب حضرت میر حسام الدین صاحب سیالکوٹی کے پھوپی زاد بھائی تھے ٹبہ کلے زئیاں میں اُن کا مکان تھا۔ ۱۸۹۲ء میں بمقام سمبڑیال ضلع سیالکوٹ میں ہسپتال میں ... تھے اور جب حضرت مسیح ... علیہ السلام اسی سال سیالکوٹ ... تشریف لائے تو واپسی پر ڈاکٹر صاحب نے بمقام سمبڑیال ریل گاڑی میں بیعت کی تھی) جب ڈاکٹر صاحب چونیاں سے تبدیل ہو کر سیالکوٹ آ گئے جہاں کچھ عرصہ بعد بھائی جی بھی آ گئے۔ اور سید لشیر حیدر صاحب کے ہاں ان کی بیٹھک میں ٹھہر گئے۔

آپ بیان کرتے ہیں کہ تنہائی میں کسی شغل کی تلاش ہوئی۔ آخر شاہ صاحب کی کتابوں کو الٹ پلٹ کر کے ایک کتاب جو اپنے نام کی وجہ سے مجھے بہت بھائی کو اٹھا کر مطالعہ شروع کر دیا۔ کتاب کا نام تھا "نشانِ آسمانی" کتاب دلچسپ اور نہایت ... تھی۔ لہٰذا میں نے اسے شروع سے

بغیر نہ چھوڑا۔ جب یہ فتح ہوگئی تو ایک اور کتاب مل گئی جس کا نام تھا۔ "انوار الاسلام" اسے بھی لیا اور بانساط ختم کر دیا۔

نماز شروع کر دی

غرض اس طرح مجھے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کا نام پہنچ گیا۔ اور حضور کا کلام بھی مجھے میسر آ گیا۔ اس سے پہلے مجھے حضور پاک کے متعلق کوئی علم واطلاع نہ تھی۔ گو میرے دل میں اسلام کی محبت گھر کر چکی تھی اور ایمان میرے رگ و پے میں سرایت کر گیا ہوا تھا۔ مگر سیدنا مسیح پاک کا کلام معجز بیان پڑھنے کے بعد میرے دل میں ایک نیا نور معرفت اور عرفان پیدا ہو گیا۔ ابھی تک مجھے نماز نہ آتی تھی۔ مگر اب میں نے سبقاً سبقاً دو تین روز میں نماز یاد کر لی۔ اور باقاعدہ نماز پڑھنا بھی شروع کر دی۔

چند ہی روز بعد میں نے سید صاحب سے کہا اب میں اپنے حالات کو چھپا نہیں سکتا اور چاہتا ہوں کہ اظہار اسلام کر دوں، یہ سن کر جو دل سے چاہتے تھے مگر مجھے زبانی کچھ نہ کہتے تھے خوش ہوئے اور فوراً جا کر حضرت سید میر حامد شاہ صاحب کے پاس عرض کر دیا۔ انہوں نے وقت دے کر مجھے بلوایا اور محبت اور اخلاص سے پیش آئے اور میری زبان سے میری غرض و مقصد سنکر مجھے قریباً ایک گھنٹہ تک نہایت موثر پیرایہ میں تلقین فرماتے رہے اور یقین کے مرسہ مندرجہ (علم الیقین۔ عین الیقین۔ حق الیقین) متعلق کھول کر سنایا اور میرے علم میں بہت قیمتی معلومات کا اضافہ فرمایا۔ مگر میرے بعض رشتہ دار سیالکوٹ میں پولیس اور دوسرے محکمہ جات میں معزز عہدوں پر متقرر تھے۔ اس لئے اظہار اسلام کے متعلق مجھے یہ مشورہ دیا کہ اندیشہ ہے کہ یہ لوگ روک ڈالیں گے یا شور و شر کر کے فساد برپا کریں گے بہتر ہو کہ قادیان چلے جاؤ۔

قادیان کا نام اُن کی زبان سے نکلنا تھا کہ میرا دل سرور سے بھر گیا اور مجھے پورا انشراح ہو گیا کیونکہ اب میں قادیان کے نام سے بہت مانوس ہو چکا تھا میں نے شاہ صاحب کی خدمت میں عرض کیا۔ بہت اچھا میں قادیان چلا جاتا ہوں۔ شاہ صاحب نے میرے واسطے ایک خط لکھنا شروع کیا اور میں دل میں قادیان کا ایک نظارہ بنانے میں مصروف ہو گیا۔ اور اس بات پر خوش تھا۔ اس وقت کے خیال کے مطابق قادیان کا نقشہ جو میں نے دل میں تجویز کیا۔ مسجد اقصیٰ کو بعینہ اس کے مطابق پایا۔ شاہ صاحب نے خط لکھ کر مجھے دیا اور دعا کر کے مجھے رخصت فرمایا اور میں اُسی شام کی گاڑی تن کے تینوں کپڑے لے کر قادیان روانہ ہو گیا۔ کیونکہ میرے خیال کے مطابق وہاں صرف یہی کام تھا۔ کہ کوئی بزرگ ہوں گے!

اُن کی خدمت میں حاضر ہو کر اظہار اسلام کر کے نذر و نیاز چڑھا کر واپس چلا آؤں گا۔ اور پھر کوئی کام کرنے لگوں گا۔ اور یہ خیال تھا کہ وہاں اظہار اسلام بطور تبرک ہو گا۔

جس روز میں سیالکوٹ سے روانہ ہوا جمعرات تھی۔ میں بٹالہ سٹیشن سے اتر کر قادیان کے راستہ کی تلاش میں مصروف ہوا۔ میں لوگوں سے قادیان کا راستہ پوچھتا۔ وہ میرے منہ کو تکتے اور سوچ بچار کر کہتے کہ "کادیں" تو ایک گاؤں ہے تم جو نام لیتے ہو وہ اس نواح میں تو ہے نہیں۔ تھانہ سے پوچھو شاید پتہ لگ جائے غالباً نو بجے (صبح) ٹرین بٹالہ پہنچی بارہ بج گئے مجھے نہ قادیان کا پتہ ملا اور نہ راستہ۔ حتی کہ میں گھبرا کر واپس لوٹ جانے کی فکر کرنے لگا۔ اسی شش و پنج میں تھا کہ ایک شخص میرے قریب آ کر بولا جی آپ نے قادیان جانا ہے"۔ میں افسردہ و پژمردہ ہو رہا تھا اور پریشان تھا کہ کیا کروں تو کیا کروں؟ اس شخص کی آواز سے ڈھارس بندھی۔ اور اُمید کی ایک جھلک نظر آئی۔ میں نے اُس سے قادیان کا اتا پتہ دریافت کیا۔ تو اُس نے جواب دیا "وہی نا مرزا صاحب والی قادیان۔ میں خود قادیان کا رہنے والا ہوں۔ مرزا صاحب گاؤں کے رئیس اور مالک ہیں میں آپ کو اُن کے دروازہ پر اتاروں گا"۔ اس تسلی کے بعد میں اُس کے یکہ میں بیٹھ گیا دو آنے کرایہ مقرر ہوا۔ بٹالہ سے قادیان تقریباً گیارہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ نہایت ہی کچا اور خستہ راستہ (یکہ بان مسلمان تھا جس نے دو اور ہندو سواریاں بٹھائیں اور اُس کے ساتھ میں بروز جمعہ بیس ستمبر ۱۸۸۵ء قادیان پہنچا لیکن تاخیر کی وجہ سے جمعہ کی نماز میں باوجود شدت خواہش کے حاضر نہ ہو سکا۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سے ملاقات

شہر کے مختلف حصوں سے گزرتا ہوا جو کہ ہندو آبادی پر مشتمل تھی باوجود رکاوٹوں کے دامن چھڑا کر آگے چلتا گیا اور آخر کار میں مسجد مبارک کی کوچہ بندی کے نیچے پہنچا جہاں اوپر جانے والی سیڑھیوں کی ڈاٹ کے نیچے چارپائی پر دو شخص بیٹھے تھے ایک قرآن شریف پڑھ رہے تھے اور دوسرے پڑھا رہے تھے۔ جمعہ کی نماز ہو چکی تھی مجھے حضرت میر حامد شاہ صاحب نے جو خط دیا تھا وہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب کے نام تھا۔ مگر مجھے اس کا حلیہ وغیرہ کوئی نہ بتایا گیا۔ میں نے چارپائی کے برابر پہنچ کر السلام علیکم کہا۔ میری آواز پر پڑھانے والے بزرگ نے توجہ کی۔ تو میں نے وہ خط نکال کر ان کے حوالہ کر دیا۔ بغیر اس علم کے کہ وہ صاحب ہیں کون؟ مجھ سے خط لے کر اُس بزرگ نے مجھے سر سے پاؤں تک دو تین مرتبہ گھور گھور کر دیکھا اور بیٹھ جانے کا اشارہ کیا۔

مسجد مبارک میں حضرت اقدس کی ملاقات

قرآن شریف پڑھانے والے بزرگ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب تھے۔ اور پڑھنے والے میرے محسن حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب نومسلم۔ خط پڑھ کر فرمایا میرا ہی نام عبدالکریم ہے۔ اتنے میں مؤذن نے اذان کہی اور ہم سب اوپر مسجد مبارک میں چلے گئے اذان حافظ معین الدین صاحب نے کہی۔ مجھے حضرت مولوی صاحب نے وضو کی جگہ بتائی اور خود مسجد مبارک کے درمیانی کمرہ میں تشریف لے گئے۔ مجھ سے پہلے کوئی صاحب وضو کر رہے تھے۔ اور اس طرح مجھے کچھ انتظار کرنا پڑا میں وضو کر کے مسجد مبارک کے درمیانی کمرہ کے دروازہ پر پہنچا تو درمیانی حصہ میں آٹھ یا دس آدمیوں کا مجمع تھا۔ اندر ہی میں سیدنا حضرت مسیح موعود بھی تشریف فرما تھے۔ مگر میں نے حضور کو نہ پہچانا۔ کیونکہ مجلس میں کوئی امتیاز نہ تھا۔ بلکہ سب کے برابر فرش مسجد پر ایک حلقہ کی صورت میں جمع تھے۔

بہ برکت کتب حضرت اقدس توفیق اسلام واحمدیت

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے اشارہ میں مجھے آگے بلایا اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کی طرف اشارہ کر کے مجھے سلام کرنے کو کہا۔ تب میں نے جانا پہچانا۔ اور ادب سے سلام کیا جس کا سیدنا حضرت مسیح پاک نے جواب دے کر سر اٹھایا اور نیم وا چشم مبارک سے مجھ پر نظر ڈالی۔ اس زمانہ میں عموماً حضور اذان سنتے پہلے مسجد میں تشریف لے آیا کرتے تھے اور بعض اوقات خود حکم دے کر اذان کہلوایا کرتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضور اذان سے پہلے ہی مسجد میں تشریف لے آئے تھے یا کم از کم اذان ہوتے ہی آ گئے تھے اور میرے وضو کر کے پہنچنے سے قبل ہی حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے حضور سے میرا ذکر کر لیا تھا۔ حضرت مولانا نورالدین صاحب بھی مجلس میں موجود تھے۔ سیدنا حضرت اقدس نے مجھ پر نظر ڈالی اور

فرمایا۔
"مولوی صاحب! یہ لڑکا تو ابھی بچہ معلوم ہوتا ہے اور نابالغ نظر آتا ہے ایسا نہ ہو ہندو کوئی فتنہ کھڑا کردیں۔ یہ لوگ ہمیشہ موقع کی تاک میں رہتے ہیں۔"

اس پر حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نے ایک طرف مجھے اشارہ کیا جس کا مطلب یہ تھا کہ میں بھی کچھ عرض کروں۔ اور دوسری طرف حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ لڑکا ہوشیار ہے اور سوچ سمجھ کر یہاں آیا ہے اور حضرت مولانا نورالدین صاحب نے بھی مولوی صاحب کی تائید میں کوئی ایسی ہی بات عرض کی۔ ادھر میں کھڑا ہوگیا اور عرض کیا۔

"حضور میں تو درست ہوئی دل سے مسلمان ہوں نماز مجھے آتی ہے اور پڑھتا ہوں۔ حضور کی کتاب "انوار الاسلام" اور "نشان آسمانی" میں نے اچھی طرح سمجھ کر پڑھی ہیں۔ مجھے اسلام کا شوق ہے میں جوان ہوں نابالغ نہیں وغیرہ اس پر اللہ تعالیٰ نے میرے آقائے نامدار کو انشراح بخشا اور حضور پر نور نے مجھے قبول فرما کر اپنی زبان مبارک سے کلمہ پڑھایا۔ اور احمدی ہوگیا۔ گویا کلمہ پڑھنا مجھے احمدیت میں داخل کرنا تھا۔

قادیان میں قیام و تعلیم

غرض اس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھ ناچیز کو کفر و شرک کے اتھاہ گڑھے سے اپنا دست قدرت بڑھا کر نکالا اور اپنے پیارے مسیح کے ذریعہ مجھے قبول فرمایا میں قادیان میں رہنے لگا۔ اور حضرت اقدس کی کتب کا مطالعہ شروع کردیا جن میں سب سے پہلے سرمہ چشم آریہ میں نے پڑھی۔

قادیان کی پر لطف زندگی اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی صحبت اور حضور کے چہرہ مبارک کی محبت نے میرے دل سے واپسی کے خیالات بالکل ہی نکال دیئے اور میں نے اظہار اسلام کرکے باہر چلے جانے کی بجائے اسی زندگی کو ترجیح دے لی۔ اور فیصلہ کرلیا کہ اب جینا مرنا یہیں ہو تو خوش قسمتی ہے۔

چنانچہ حضرت بھائی جی کی اس خواہش کو اللہ تعالیٰ نے پورا کیا زندگی بھر قادیان میں رہے تقسیم ہند کے بعد بھی درویشی کی حالت میں قادیان میں ہی گزارتے۔ آخری مرتبہ ۱۹۶۰ میں حضرت مصلح موعود سے ملاقات کی غرض سے جلسہ سالانہ میں حاضری کی خاطر اور عزیزوں کو ملنے کے سبب قادیان سے ربوہ کا سفر کیا۔ یہاں پر چند روز قیام کے بعد بذریعہ ریل گاڑی کراچی کے لئے روانہ ہوئے اور راستہ میں ہی خانیوال سے پہلے ہی قضاء تقدیر نے آن گھیرا خانیوال کی جماعت کے اصحاب نے میت کو ربوہ پہنچایا۔ حضرت مصلح موعود نے نماز جنازہ ربوہ میں پڑھا کر آپ کے تابوت کو عزیزوں اور بزرگوں کے ہمراہ قادیان کے لئے روانہ کیا۔ نیز حکومت ہند سے پہلے ہی اجازت حاصل کی جاچکی تھی اس طرح قادیان کے بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں تدفین عمل میں آئی۔ اس سانحہ سے متعلق حضرت میاں بشیر احمد صاحب اپنے تعزیتی خط مورخہ ۱۴/۱/۶۱ کے ذریعہ حضرت بھائی جی کے صاحبزادہ مہتہ عبدالخالق صاحب کو تحریر فرمایا۔

"اور یہ نہایت خوشی کی بات ہے کہ حضرت بھائی جی اپنی خواہش کے مطابق مقبرہ بہشتی قادیان میں دفن ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے انتظامات آسانی سے فرمائے۔"

قابل ذکر امر ہے کہ حضرت بھائی جی قادیانی پہلے اور آخری شخص تھے جو کہ پاکستان میں وفات پاجانے کے بعد قادیان میں دفن ہوسکے۔

بعض اہم واقعات اور دینی ترقیات

والد کا ورود قادیان ۔۔ ایک دن صبح سویرے ہی کسی دوست کا منی آرڈر لے کر ڈاک خانہ پہنچا اور اس کے کھلے دروازے کے سامنے کھڑا ہوا تو دیکھتا ہوں کہ میرے والد صاحب ایک متعصب آریہ ماسٹر کے پہلو میں بیٹھے ہیں میں اس نظارہ سے جو اچانک پیش آیا ایک سکتے کے عالم میں تھا اور طبیعت نے ابھی فیصلہ نہ کیا تھا کہ قدم آگے اٹھاؤں یا پیچھے کہ والد صاحب مجھے دیکھتے ہی کھڑے ہوکر میری طرف بڑھے اور مجھ سے لپٹ گئے۔ چھاتی سے لگایا اور پیار کیا۔ دلاسا دیا اور میری تسلی کے لئے فرمانے لگے بیٹا! تم نے جو کچھ کیا اچھا کیا۔ جب تمہارے دل کو یہی بات پسند ہے تو کون روک سکتا ہے۔ خوش رہو اور جہاں چاہو رہو مگر تم گھر سے آئے پھر اطلاع نہ دی ہم لوگ تمہاری تلاش میں سرگرداں پھرے سینکڑوں روپیہ برباد ہوا۔ تمہاری ماں رو رو کے اندھی ہوگئی اور تمہارے عزیز بھائی بہن جدائی کی وجہ سے بے تاب اور نیم جان ہیں۔ ایک مرتبہ چل کر ماں کو مل لو شاید اس کی بینائی بچ جائے اور بھائی بہنوں کو پیار کرلو۔ کہ وہ بھی تمہارے نام کو ترستے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

عین اچانک والد صاحب کی گرفت میں آجانے کی وجہ سے ابھی پریشان اور بالکل خاموش تھا۔ چند منٹ بعد سنبھلا تو عرض کی چلیں حضرت صاحب کے ڈیرے کی طرف تشریف لے چلیں اور ساتھ ہی پوسٹ ماسٹر کو جلد منی آرڈر کرنے کو کہا مگر وہ بڑا شریر آدمی تھا۔ اس نے موقعہ کو غنیمت سمجھ کر دوسرے کام شروع کردیئے اور میرا منی آرڈر پیچھے اٹھا رکھا۔ اور اس طرح یہاں کافی دیر ہوگئی۔

نہ معلوم کس طرح کسی اپنے یا بیگانے کے ذریعہ ہمارے ڈیرہ پر یہ بات جا پہنچی کہ عبدالرحمن کو اس کے والد اور ہندوؤں نے پکڑ لیا ہے اور ڈاک خانہ کے اندر روک رکھا ہے۔ یہ افواہ ڈیرے میں پہنچی اور فوراً ہی کسی نے اندر حضرت اقدس مسیح موعودؑ تک بھی پہنچا دی۔ جس کے سنتے ہی حضور اک فداہ روحی حرم سرا سے باہر تشریف لے آئے۔ اور نہ معلوم حضور کی اجازت یا حکم سے یا خود ہی جس دوست نے جو ان دنوں قادیان میں موجود تھے سنا مجھ ناکارہ اور ناچیز کی امداد کے لئے ڈاک خانہ کو روانہ ہوگیا۔ اور ڈیرے سے ڈاک خانہ تک موجود الوقت بزرگان سلسلہ کا ایک تانتا بندھ گیا۔

حضرت اقدس سے والد صاحب کی ملاقات

اتنے میں پوسٹ ماسٹر نے مجھے فارغ کردیا تھا اور میں نے والد صاحب کو حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہونے پر رضامند کرلیا تھا۔

مسجد مبارک کی کوچہ بندی سے نکلتے ہی میری نظر میرے آقائے نامدار فداہ روحی سیدنا حضرت اقدس پر پڑی جب کہ حضور گلی کے پلیٹ فارم پر ٹہل رہے تھے میں نے والد صاحب کو دور ہی سے بتادیا کہ وہ ہمارے حضرت صاحب ہیں۔

والد صاحب ہوشیار آدمی تھے اشارہ پاتے ہی سنبھل گئے اور نہایت مؤدبانہ اور نیاز مندانہ رفتار اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی جیب سے کچھ روپیہ نکال کر مٹھی میں لے لئے۔ قریب پہنچ کر ہندوانہ طرز پر ہاتھ جوڑ کر سلام کرکے نذرانہ پیش کیا۔ حضور نے سلام کا جواب تو دیا مگر نذرانہ قبول نہ فرمایا۔ اور باوجود والد صاحب کے اصرار کے قبول کرنے سے انکار فرمادیا۔ حضور نے نہایت شفقت اور مہربانی سے اول خیریت پوچھی اور پھر آمد کا مقصد و غایت دریافت فرمائی۔ اور ایسے طریق سے حضور نے کلام فرمایا کہ میرے والد صاحب کا سہما ہوا دل اور مرجھایا ہوا چہرہ بشاش ہوگیا۔ اور اس طرح وہ کھل کر عرض حال کرنے کے قابل ہوگئے۔

تقریباً نصف گھنٹہ تک حضور نے والد صاحب کے معروضات نہایت توجہ سے سنے اور دوران گفتگو حضور اس پلیٹ فارم پر شمالاً جنوباً ٹہلتے رہے کہیں کہیں حضور ان کی دلجوئی اور تسلی کے لئے بعض ناصحانہ فقرات فرماتے اور بعض غلط خیالات کا ازالہ بھی فرماتے۔ جب میرے والد صاحب دل

کھول کر سب کچھ عرض کر چکے تو سیدنا حضرت اقدس نے الگ لے جا کر پوچھا۔ "میاں عبدالرحمٰن تمہاری کیا مرضی ہے؟"

میں نے نہایت ادب سے حضرت کے حضور عرض کیا!

"حضور میں دل سے مسلمان ہوں اور حضور کی غلامی کی سعادت اللہ پاک نے مجھے محض اپنے فضل سے بخش دی ہے۔ بے شک والدین اور بھائی بہنوں کی محبت میرے دل میں بے حد ہے۔ مگر میں ابھی جانا نہیں چاہتا۔ کیونکہ میں نے اسلام کے متعلق کچھ بھی نہیں سیکھا"۔

میری یہ عرض سن کر حضور نے میرے والد صاحب کو بلا کر فرمایا:

"ہم ابھی عبدالرحمٰن کو آپ کے ساتھ نہیں بھیج سکتے بہتر ہے کہ آپ کو اگر فرصت ہو تو ہفتہ دو ہفتہ ان کے پاس ٹھہریں اور اگر آپ ملازمت کی وجہ سے نہ ٹھہر سکیں تو اُن کی والدہ اور بھائی بہنوں کو یہاں بھیج دیں وہ اُن کے پاس جتنا عرصہ چاہیں ٹھہریں۔ اُن کی آمد و رفت اور بود و باش کے اخراجات ہمارے ذمہ ہوں گے"

حضور یہ جواب دے کر اندر تشریف لے گئے اور میں والد صاحب کو ساتھ لے کر سیدنا حضرت حکیم الامۃ مولانا نورالدین صاحب کے پاس مطب میں جا بیٹھا۔

والد صاحب کے ساتھ واپسی کا حکم

ظہر کی اذان ہو چکی یا ہونے والی تھی میں مطب میں بیٹھا کتاب "ست بچن" کی نقل بر داری کر رہا تھا کہ ایک بچہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی طرف سے ایک رقعہ لایا اور زبانی یہ پیغام دیا کہ:-

"اپنے والد صاحب کے دستخطوں سے اس مضمون کی ایک نقل کروا کر ہمیں بھیج دو۔ اور تم اپنے والد صاحب کے ساتھ چلے جاؤ۔"

فرمان کا خلاصہ مطلب میرے اپنے الفاظ میں حسب ذیل تھا:-

"میں فلاں ابن فلاں جو کہ میاں عبدالرحمٰن (نو مسلم) سابق پریشچندر کا والد ہوں باقرار صالح پرمیشور کے نام کی قسم اُٹھا کر جو کہ میرا پیدا کرنے والا ہے اور جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اس امر کا پختہ اقرار اور پکا وعدہ کرتا ہوں کہ اپنے لڑکے عبدالرحمٰن سابق پریشچندر کو دو ہفتہ کے لئے اپنے ساتھ وطن کو لے جاتا ہوں تاکہ اس کی غمزدہ والدہ اور ننھے ننھے بھائی بہنوں کو جو اس کی جدائی کے صدمہ سے بیقرار اور جاں بلب ہیں ملا دوں۔ میں پرماتما کے نام سے یہ بھی پیمان کرتا ہوں کہ عزیز کو راستہ میں یا گھر لے جا کر کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچاؤں گا۔ اور دو ہفتہ کے بعد حسب وعدہ صحیح و سلامت قادیان پہنچا دوں گا۔"

دستخط

مہتہ گورا ندتہ مل موہیال بقلم خود

میں نہایت ہی اضطراب کی حالت میں خدا کے حضور جھک کر گڑ گڑایا اور اُس سے مدد چاہی جس کے نتیجہ میں میرا بیٹھا ہوا دل اور ٹوٹی ہوئی کمر قوی ہو گئے۔ اور خدا تعالےٰ نے مجھ پر ایک سکینت اور اطمینان نازل کر دیا اور خدا کے مسیح کے فرمان کی تعمیل کے لئے دل میں قوت و طاقت پیدا ہو گئی اور میں نے فیصلہ کر لیا کہ اپنے آقا کے حکم کی تعمیل کروں گا خواہ جان بھی اس راہ میں کیوں نہ دینی پڑے۔

میں یہ فیصلہ کر چکا تھا کہ والد صاحب بھی تشریف لے آئے۔ میں نہیں جانتا کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے پہلے فیصلے کی تبدیلی کے کیا اسباب تھے۔ میرا قیاس ہے کہ خود خدائے پاک نے حضور کو پہلے فیصلہ کی تنسیخ کا ایما و القاء یا الہام فرمایا۔ کیونکہ حضور نے پہلا فیصلہ حالات کے مطالعہ کے بعد ہی فرمایا تھا اور وہ فیصلہ صاف اور ناطق تھا۔ اور میرا ایمان مجھے اسی یقین کی طرف لے جاتا ہے کہ خدا کے پیارے اور بزرگ اپنے فیصلے خدا کے فرمان کے سوا بدلا نہیں کرتے کیونکہ اُن کے فیصلے ہر وقت حق و حکمت اور عدل و انصاف پر مبنی ہوا کرتے ہیں۔

بہرحال وہ فرمان میں نے والد صاحب کو دے دیا جس کو پڑھ کر انہوں نے قلم دوات لی اور قلم برداشتہ ایک بہت مضبوط معاہدہ لکھ کر دیدیا۔ جو سیدنا حضرت اقدس کے الفاظ سے بھی کہیں زیادہ قوی اور حلف سے مؤکد تھا۔ والد صاحب نے بجائے پرمیشور کے نام کی سوگندھ کے الفاظ "میں فلاں بن فلاں خدائے واحد لاشریک کے نام کی قسم اُٹھا کر یہ اقرار کرتا ہوں"۔ وغیرہ وغیرہ۔

ظہر کی نماز کے لئے سیدنا حضرت اقدس تشریف لائے۔ حضرت مولانا نورالدین صاحب اور حضرت مولانا عبدالکریم صاحب بھی حاضر تھے۔ نماز ادا ہو چکی اور حضور مسجد میں ہی تشریف فرما ہوئے خاموشی کا عالم تھا۔ اور چاروں طرف ایک سناٹا چھایا ہوا تھا اور کسی قدر غیر معمولی طور سے حضور پُر نور بھی خاموش بیٹھے رہے۔ حضرت مولانا نورالدین صاحب اپنی عادت کے مطابق سر جھکائے ایک کونہ میں بیٹھے تھے۔ آپ کی عادت مبارک یہ تھی کہ حضور کی موجودگی میں بہت کم کلام فرماتے اور حتی الوسع کلام میں ابتداء نہ فرماتے۔ مگر آج غیر معمولی طور پر اس مہر خاموشی و سکوت کو آپ ہی نے اِن الفاظ سے جن میں ادب و احترام اور دربار مسیح موعود کی شان کو خاص طور سے ملحوظ رکھا گیا تھا یوں توڑا کہ!—

"حضور نے بھائی عبدالرحمٰن کو اُن کے والد کے ساتھ جانے کا حکم دیا ہے۔ جس علاقہ میں وہ جائیں گے سکھوں اور غیر مسلموں سے گھرا ہوا ہے اور* بھائی عبدالرحیم کو ان کے ساتھ بھیج دیا جائے تاکہ ان کی خیر و خیریت اور حال و احوال تو پہنچتا رہے اور....."

حضرت مولوی صاحب کچھ اور عرض کرنا چاہتے تھے کہ حضور نے فرمایا۔ اور اس وقت حضور کا چہرہ مبارک سرخ تھا اور آواز میں ایک جلال۔ شوکت اور رعب تھا۔

"نہیں مولوی صاحب اہلیں نام کے مسلمانوں کی ضرورت نہیں۔ ہمارا ہے تو آ جائے گا۔ ورنہ کوڑا کرکٹ جمع کرنے سے کیا حاصل ہے؟"

قادیان سے واپسی کا منظر

میں مسجد سے اُترا۔ والد صاحب نے کہا کہ جلدی کرو۔ جلد جلد اپنے پارچات اور قرآن کریم اور حضرت اقدس کی دو تین کتب باندھ لیں۔ اور بزرگوں دوستوں سے روانگی سلام کرنے کے بعد اپنے محسن حضرت مولانا نورالدین صاحب کے در دولت پر بھی حاضر ہوا۔ اجازت ملنے پر والد صاحب کی معیت میں اندر پہنچا۔ دیکھتا کیا ہوں کہ حضرت مولانا چارپائی پر لیٹے ہوئے ہیں میں بڑھا۔ جھکا اور سلام کیا۔ حضور نے لیٹے ہی لیٹے مجھے گلے سے لگا لیا۔ اور پھڑپھڑاتے ہونٹوں سے بھرائی ہوئی آواز کے ساتھ میرے لئے دعائے سفر مانگی اور مجھے دلاسا دے کر نصیحت کی کہ میاں عبدالرحمٰن نماز پڑھتے رہنا اور تمہارے والد تمہیں نماز سے منع نہیں کریں گے۔ اور اللہ حافظ کہا۔

میں اپنے آقا۔ اپنے ہادی۔ اپنے پیشوا و مقتدا کے حکم کی تعمیل میں اپنے والد صاحب کے ساتھ قادیان کی مقدس بستی سے رخصت ہوا۔ میرا دل غمگین اور اُداس ہے۔ آنکھیں آنسو نہیں خون ٹپکا رہی ہیں اور سچ یہی میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ گھر نہیں۔ ماں بہنوں کی طرف نہیں بلکہ موت کے منہ میں دھکیلا جا رہا ہوں۔ میرے قدم لڑکھڑاتے ہیں۔ مگر مجبور ہوں۔ آقا کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کیا ہے۔

قادیان سے یکہ پر روانہ ہو کر بٹالہ پہنچے جہاں اگلے سفر کے لئے ریل گاڑی ملتی تھی۔ مگر والد صاحب نے یکہ پر ہی سفر جاری رکھنے کا فیصلہ کیا اور اندھیری راتوں میں راستے بدل بدل کر ڈیرہ بابا نانک کی طرف رُخ کیا اور آخر دریا پار کر کے ہم موضع ویرم دتاں

* بعد ازاں حضرت [illegible]

پہنچے۔ یہاں کچھ دیر قیام کرنے اور اپنے عزیزوں اور اقارب کو ملنے کے بعد والد صاحب مجھے اپنے ہیڈ کوارٹر جو کہ ڈچکوٹ سے صرف تین چار میل پر تھا لے جانے میں جلدی کر رہے تھے۔ اور یہی وہ سرزمین ہے جہاں سے میرے واسطے مصائب کا دور شروع ہو گیا۔ میں مشکلات میں چاروں طرف سے ایسا محصور ہوا کہ بارہا اُن سے نجات کی راہ نہ دیکھ کر جان پر کھیل جانے کو جی کیا کرتا۔ زمین باوجود فراخی کے مجھ پر تنگ ہو گئی اور میں باوجود بھاگ نکلنے کی سعی کوشش کے بھاگنے کی راہ نہ پاتا تھا۔ میری مادر مہربان اور شفیق باپ میری زندگی کو اپنے لئے ایک لعنت سمجھ کر میری موت کی تمنا کیا کرتے تھے میرے بہن بھائی جو کبھی میرے پسینہ کی جگہ اپنا خون گرانے میں لذت محسوس کرتے تھے میرے خون کے پیاسے ہو رہے تھے۔ اور یہ سلسلہ نہ صرف زبانی سختی اور طعن و تشنیع تک ہی محدود نہ تھا بلکہ اس سے گزر کر ہاتھوں اور لاتوں تک اور پھر کھلنے کھلنے چھڑیوں اور لاٹھیوں کے وار اور مظاہرے بھی اکثر ہوا کئے۔ اور ایک وقت تو حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ چھریوں اور کلہاڑیوں تک کے حملے شروع ہو گئے اور کئی کئی نے مل مل کر مجھے گرایا اور چھاتی پر بیٹھ بیٹھ کر جان تک لینے کی کوشش کی یا خوف دلایا۔ اور اسطرح آٹھ نو ماہ کا طویل زمانہ میرے لئے نہایت درجہ رنج و غم اور درد و ستم کا زمانہ تھا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے میرے بزرگوں کی۔ دوستوں کی اور خود میری دعائیں سنیں اور ایک کرب عظیم سے محض اپنے فضل سے نجات دلا کر پھر قادیان واپس پہنچا دیا۔

قادیان میں مراجعت اور حضرت اقدس کی زیارت

میں قادیان پہنچا اور اس طرح پھر ایک مرتبہ مجھے میرا رب کریم نہ کے آستانہ حضرت اقدس مسیح موعود کے قدموں میں لے آیا۔ حضور نے فرمایا تھا کہ وہ ہمارا ہے تو آ جائے گا۔ ہر ایک نے مجھے گلے لگایا۔ حضرت مولانا نورالدین صاحب کو آپ کے مطب میں میرے آ جانے کی کسی نے اطلاع پہنچا دی تھی۔ میرے سلام کے جواب میں سرو قد کھڑے ہو گئے اور نہایت شفقت سے گلے لگا کر دعائیں دیں اور محبت سے اپنے پاس بٹھا لیا۔ کسی گہرے خیال اور نرالی بات کے تصور میں حضور سمیت ساری مجلس پر ایک سکتہ کا عالم تھا اور ابھی کوئی بات شروع نہ ہونے پائی تھی کہ مسجد مبارک کی بلندی سے اللہ اکبر اللہ اکبر کی پُر جلال ندا نے اس خاموشی اور سکوت کو توڑا اور مجلس نماز کے لئے برخاست ہو گئی۔

میں جلد وضو کر کے مسجد مبارک میں پہنچا۔ ظہر کی نماز ادا کی۔ اتنے میں حضرت مولانا عبدالکریم صاحب تشریف لے آئے۔ میں نے سلام کیا۔ بہت محبت سے ملے۔ میرے حالات پوچھ رہے تھے کہ خدا کے برگزیدہ مسیح موعود بیت الفکر سے مسجد مبارک میں تشریف فرما ہوئے۔ میں جوش نیاز مندی اور محبت و عقیدت میں آگے بڑھا۔ مصافحہ کیا۔ ہاتھوں کو چوما اور قدموں میں گرا۔ حضور نے دست شفقت سے نوازا۔ اور تلطف سے اُٹھایا اور فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ آ گئے بہت اچھا ہوا۔ آپ کے والد صاحب نے وعدہ کا پاس نہ کیا۔ اور آپ کو روک کر تکلیف میں ڈالا۔ ہمیں بہت فکر تھی۔ مگر شکر ہے کہ آپ کو اللہ نے ثابت قدم رکھا۔ اور کامیاب فرمایا۔ مومن قول کا پکا اور وفادار ہوتا ہے۔

بھائی جی فرماتے ہیں کہ اُن کے والد پھر قادیان پہنچے اور مخالفین جماعت سے مشورہ کیا۔ مجھے زبردستی وہاں سے اغوا کی سازش کی۔ مرزا نظام الدین صاحب سے بھی جو کہ حضور کے چچازاد لیکن سخت مخالف تھے۔ مشورہ کیا لیکن اُن کی کوئی کوشش کامیاب نہ ہو سکی۔ اب واپس جا کر انہوں نے میرے خلاف مقدمے دائر کر دیئے۔ چنانچہ ایک روز ایک چپراسی میرے نام سمن لایا۔ میں نے چپراسی کے کہنے پر "اطلاع پائی" کے دستخط کر دیئے۔ جب حضرت اقدس کو اس واقعہ کا علم ہوا تو فرمایا "سمن پڑھا بھی تھا۔ کس مقدمہ میں حاضری مطلوب ہے" اور پھر حضور کے توجہ دلانے سے جا کر سمن پڑھا تو دیکھا کہ تاریخ پیشی کے دو دن بعد میری اطلاع یابی کے دستخط لئے ہیں۔

اب میں نے ارادہ کیا کہ ان روز روز کے قضیہ کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دینا چاہیئے۔ چنانچہ میں نے اپنی والدہ محترمہ کی خدمت میں خط لکھا جس میں کہا کہ آپ کو علم ہے میں نے کسی طمع یا دباؤ کے تحت احمدیت کو قبول نہیں کیا۔ بلکہ اس کی خوبیوں نے میرا دل فتح کر لیا ہے۔ آپ کئی سالوں سے ہزاروں روپے خرچ کرنے کے باوجود مجھ پر قابو نہیں پا سکے آپ زیادہ سے زیادہ میرے جسم پر قابو پا سکتے ہیں۔ اس لئے آپ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر راضی ہو رہیئے۔ بالغرض آپ لوگ مجھے پکڑ لے جانے میں کامیاب بھی ہو جائیں اور میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ان کا قیمہ بنا دیں تب بھی ہر ذرہ سے خدا کی توحید کی صدا بلند ہو گی یہ میرے رگ و پے میں رچ چکا ہے۔ جسم مغلوب ہو سکتے ہیں مگر قلوب نہیں۔

والدہ صاحبہ نے کسی سے پڑھوا کر خط سنا۔ وہ بہت روئیں اور پھر اُنہوں جواب لکھا کہ:-

"اچھا بیٹے جیتے رہو۔ تمہاری طرف سے ٹھنڈی ہوا آتی رہے۔ جو ہونا تھا سو ہو چکا اب پرمیشر سے لوٹا نہیں جا سکتا"

اِس طرح ہمیشہ کے لئے یہ قضیہ ختم ہو گیا۔ (باقی آئندہ)

ولادتیں

(۱):- ناچیز محمد عبد اللہ اُستاد تیماپوری گلبرگہ کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۹؍ مارچ ۱۹۸۹ء کو دوسری لڑکی سے نوازا ہے۔ نومولودہ مکرم نورالدین صاحب ناصر وکیل شوراپور کی نواسی اور مکرم عبد العزیز صاحب اُستاد تیماپوری کی پوتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام "فریدہ کنول" تجویز فرمایا ہے۔ ناچیز نے اِس خوشی کے موقعہ پر اعانت بدر اور شکرانہ فنڈ میں دس دس روپے ادا کئے ہیں۔ بچی و زچہ کی صحت و سلامتی کے لئے اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے درخواست دُعا ہے۔

(۲):- خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۱۰؍۷؍۸۹ کو دوسرا بیٹا عطا کیا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام "محمد نصیر الحق" تجویز فرمایا ہے۔ خاکسار نے بچہ کو پیدائش سے قبل ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک "وقف نو" میں وقف کر دیا تھا۔ بچہ کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر نیک صالح بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار کے چچا مکرم محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ پینکال اور دوسرے چچا مکرم محمد مولیٰ صاحب بہت بیمار ہیں۔ اُن دونوں کی شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار - محمد نعیم الحق سمبل پور (اُڑیسہ)

دُعائے مغفرت

عزیزم شیخ وسیم احمد صاحب بھدرک اُڑیسہ سے لکھتے ہیں کہ خاکسار کے پھوپھا مکرم قمر الدین خان صاحب بھدرک چند یوم بیمار رہ کر مورخہ ۲۶؍۸؍۸۹ کو اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ موصوف نیک سیرت اور لوگوں کے ہمدرد تھے۔ درخواست دُعا ہے کہ مولیٰ کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو نیکی تقویٰ کے راستہ پر چلاتے رہے۔

مختصر رپورٹ

۲۴ چوبیسواں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ یوکے

منعقدہ ۱۱ تا ۱۳ اگست ۱۹۸۹ء بمقام اسلام آباد (یوکے)

جلسہ سالانہ کے انتظامات کے معائنہ اور ڈیوٹیوں کے افتتاح کے لئے ۸ اگست کو حضور انور چند گھنٹوں کے لئے لندن سے اسلام آباد تشریف لے گئے۔ امسال خدا کے فضل سے مہمانوں کی آمد نسبتاً جلدی شروع ہو گئی تھی۔ اور پھر یہ سلسلہ جلسہ کے آغاز تک جاری رہا۔ اس طرح امسال خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ ۶۷ ممالک کے ۱۲ ہزار سے زائد مہمانان مسیح موعود علیہ السلام نے اس تاریخی جلسہ میں شمولیت کی سعادت پائی۔ ان مہمانوں میں متعدد افریقی ممالک کے وزراء، کینیڈا اور برطانیہ کے متعدد ممبران پارلیمنٹ، میئرز، نیوزی لینڈ کے ماؤری قبیلہ کے چیف، انڈین ہائی کمیشن کے فرسٹ سیکرٹری اور کئی دیگر معززین بھی شامل ہیں جنہوں نے جماعت سے حسن و احسان کا ایسا عمدہ مظاہرہ فرمایا کہ گھنٹوں بیٹھے بڑے انہماک سے جلسہ کی کارروائی سنتے رہے۔ کینیڈین پارلیمنٹ کے بعض معزز ممبران تو احباب جماعت میں بھائیوں کی طرح پیار سے گھل مل جاتے اور ان کے سینوں پر کینیڈا کے نیشنل فلیگ والا بیج لگاتے اور یہ نظارے اتنے عجیب تھے کہ الفاظ میں ان کا بیان ممکن نہیں۔ واقعی خدا تعالیٰ کی تقدیر نے نئی صدی کے لئے جماعت احمدیہ کی قبولیت کے پیمانے بدلا دیئے ہیں۔

★ امسال جلسہ کی اہمیت اور مہمانوں کی بکثرت آمد کے پیش نظر جملہ انتظامات کو گذشتہ سالوں کی نسبت وسعت دی گئی۔ حسب سابق امسال بھی افسر جلسہ مکرم ہدایت اللہ صاحب بنگوی کی زیر نگرانی رہائش، ٹرانسپورٹ، ضیافت، استقبال، تربیت، گمشدہ اشیاء وغیرہ کے شعبہ جات قائم کئے گئے۔ ان شعبوں میں برطانیہ کے علاوہ جرمنی اور پاکستان کے کارکنان نہایت توجہ، لگن اور تندہی سے خدمات بجالاتے رہے۔

★ مہمانوں کی جلد آمد کے پیش نظر جولائی کے آخری ہفتہ سے شعبہ ٹرانسپورٹ نے کام شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ یہ شعبہ ان ایام میں مہمانوں کو ہیتھرو ایئرپورٹ اور گیٹ وِک ایئرپورٹ سے ریسیو کرتا رہا۔ جنہیں ابتدائی ایام میں لندن میں بعض احمدیوں کے گھروں پر عارضی طور پر ٹھہرایا گیا اور پھر اسلام آباد میں ان کی رہائش کا بندوبست کیا گیا۔ ان بابرکت ایام میں مہمانوں کو ایئرپورٹس اور لندن کے مختلف مقامات سے اسلام آباد لانے لیجانے کے لئے ۴ ڈبل ڈیکر بسیں، ۹ کوچیز، ۱۳ ویگنیں اور ۱۰ کاریں دن رات مصروف رہیں۔ ان کی تعداد وقتاً فوقتاً حسب ضرورت بڑھائی بھی جاتی رہی۔

★ جہاں تک مہمانوں کی رہائش کا تعلق ہے۔ امسال مختلف حکومتوں کے معزز نمائندے بھی تشریف لائے تھے۔ جنہیں مختلف اعلیٰ درجہ کے ہوٹلز میں ٹھہرایا گیا جب کہ دیگر مہمانان کرام کے لئے SURREY یونیورسٹی کے کوارٹرز میں سے SELF-CONTAIND ۱۱ اپارٹمنٹ حاصل کئے گئے جن میں ۶۶ افراد کو ٹھہرانے کی گنجائش موجود تھی۔ علاوہ ازیں مسجد سے ملحقہ WHITE LAND COLLEGE میں ۱۰۰ کمرے کرایہ پر حاصل کئے گئے۔ اور اسلام آباد میں بے شمار خیموں کے ذریعہ اور بیرکس میں مردوں اور خواتین کے لئے جو الگ الگ انتظام کیا گیا تھا وہ اس کے علاوہ ہے۔
GODALMING، FARNHAM، TILFORD اور دیگر قریبی قصبات و دیہات میں بھی کرایہ پر فلیٹس حاصل کئے گئے۔ اسلام آباد کی فیملیز کے گھروں، متعدد مشن ہاؤسز اور لندن و مضافات کے علاقوں میں واقع کوئی احمدی مکان ایسا نہ تھا جس میں ۱۵ سے لے کر ۳۰ مہمان مقیم نہ ہوئے ہوں اور اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی انگلستان نے بڑے کھلے بازوؤں کے ساتھ مہمانان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خوش آمدید کہا اور جا بجا "وسّع مکانک" کی حسین تعبیریں ظاہر ہوتی رہیں۔ حتیٰ کہ برٹش امیگریشن نے بھی بڑی دریا دلی کا مظاہرہ کیا اور جماعت کی درخواست پر دنیا بھر کے ملکوں سے آنے والے احمدیوں کو ویزے جاری کئے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

★ امسال جلسہ گاہ بھی گذشتہ سالوں کی نسبت بہت بڑی تھی۔ مردوں اور عورتوں کے لئے جلسہ گاہ کے طور پر لگائی گئی مارکیاں بالترتیب ۳۲۰ × ۸۰ فٹ اور ۳۰۰ × ۸۰ فٹ لمبی اور چوڑی تھیں۔ سٹیج بھی گذشتہ سال کی نسبت بہت بڑا تھا۔ اور اس پر بیک وقت ۵۰ افراد کے بیٹھنے کی گنجائش تھی۔ اس سٹیج کے دوسرے کنارے پر سامعین کے بالمقابل ایک بہت بڑا خوبصورت "لوگو" لگا ہوا تھا۔ جسے مکرمہ قانتہ انعام صاحبہ اہلیہ مکرم انعام الحق صاحب کوثر مبلغ نیویارک نے بڑے خلوص و محنت سے ایک بہت بڑے سفید ریشمی کپڑے پر تیار کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوایا تھا۔ مختلف حکومتوں کے نمائندے دوران جلسہ سٹیج پر رکھی کرسیوں پر رونق افروز ہوتے رہے۔

★ جہاں تک اسلام آباد کی تزئین کا تعلق ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے لندن اور بعض دیگر جماعتوں کے خدام نے جلسہ سے قبل کئی ہفتوں کے وقار عمل کے ذریعہ اسے خوبصورتی سے سجایا۔ مسجد، پریس اور حضور انور کی کوٹھی پر چراغاں کیا گیا جس سے رات کے وقت اسلام آباد کا منظر دل کو بے حد بھاتا تھا۔ حضور انور کی کوٹھی سے ملحقہ لان میں ایک بورڈ پر برقی قمقموں کی یہ تحریر LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE بڑا ہی خوبصورت نظارہ پیش کرتی رہی۔ اس کے علاوہ جلسہ گاہ کے دائیں طرف ۱۲۰ ممالک کے جھنڈے اور لوائے احمدیت بھی سارا وقت لہراتے رہے جو کہ اس بات کی علامت تھے کہ خدا کے فضل سے احمدیت ۱۲۰ ممالک میں نہایت مضبوطی سے اپنے قدم جما چکی ہے۔ ان جھنڈوں کے عین وسط میں لوائے احمدیت بھی ان سارے ایام میں لہراتا رہا۔ حضور انور نے جلسہ کے پہلے روز افتتاحی خطاب سے قبل بنفس نفیس اس کی پرچم کشائی فرمائی۔ جلسہ سالانہ کی کارروائی کا ۶ مختلف زبانوں میں ترجمہ بھی ساتھ کے ساتھ ہوتا رہا۔ ان زبانوں میں انگلش، عربی، سپینش، فرنچ، جرمن اور انڈونیشین شامل ہیں۔ ترجمانی کے جملہ انتظامات کے سلسلہ میں پاکستان اور جرمنی سے تشریف لائے ہوئے بعض کارکنان نے دن رات محنت کی اور نہایت عمدہ رنگ میں وسیع پیمانہ پر ان زبانوں کے جاننے والوں کے لئے ترجمہ کی سہولت مہیا کی۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ۔

★ جوبلی جلسہ سالانہ کے پیش نظر مرکزی وکالت اشاعت کے زیر اہتمام ایک نہایت ماڈرن قسم کی نمائش کا انتظام بھی کیا گیا۔ اس نمائش میں مکمل قرآن پاک کے تراجم، منتخب آیات، احادیث النبی ﷺ کے تراجم، اقتباسات مسیح موعود علیہ السلام کے تراجم، مختلف زبانوں میں جماعتی لٹریچر اور صد سالہ جوبلی کی مناسبت سے مختلف احمدیہ مشنز کی طرف سے

شائع شدہ خوبصورت موونیرز کے علاوہ احمدیہ مساجد، مشنز، لٹریچر، احمدیت، صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، قادیان اور ربوہ (مراکز سلسلہ)، اسیران راہ مولیٰ، خلفائے احمدیت کے بیرونی دورہ جات اور مختلف جماعتی تقاریب کی تصاویر نیز بعض نوادرات احمدیت کو DISPLAY کیا گیا تھا۔ ویڈیو کے ذریعہ سارا وقت T.V. پر مختلف فنکشنز کی فلمی جھلکیاں بھی دکھائی جاتی رہیں۔ اس کے علاوہ اسی نہج پر جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام محمود ہال لندن میں بھی ایک نمائش کا انتظام کیا گیا۔ ہر دو نمائشیں مہمانوں کی خصوصی توجہ کا مرکز بنی رہیں اور سینکڑوں احباب روزانہ اکناف عالم میں جماعتی مساعی سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے ان نمائشوں کو دیکھتے رہے۔

★ــــ اسلام آباد میں دیگر عمومی انتظامات بھی امسال گزشتہ سالوں کی نسبت بہت بہتر تھے اور منتظمین نے ہر ممکنہ طور پر مہمانوں کی سہولت و آرام کا خیال رکھا۔ چنانچہ امسال گرم اور ٹھنڈے پانی کے ۲۵ نئے غسلخانے اور ۷۰ سے زائد بیوت الخلاء کی سہولت مہیا کی گئی جبکہ گذشتہ سالوں میں ان میں صرف ٹھنڈے پانی کا انتظام ہوتا تھا۔ اور ان کی تعداد بھی خاصی کم ہوتی تھی۔ اس دفعہ فائر بریگیڈ والوں نے بھی بہت تعاون دیا اور ان ایام میں اسلام آباد میں پانی کی کسی لحاظ سے کمی نہیں آنے دی۔

★ــــ مہمانوں کی طبی سہولت کے پیش نظر جلسہ گاہ سے ملحقہ ایک خیمہ میں FIRST AID کا انتظام بھی موجود تھا۔ جہاں احمدی ڈاکٹرز ہمہ وقت خدمت کے لئے حاضر رہتے۔ اسی طرح حکومت کی طرف سے ایک ایمبولینس بھی ہر وقت وہاں موجود رہتی۔ خدا کے فضل سے مہمانوں کی صحت بہتر رہی اور کسی قسم کی شدید پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ کھانے کا انتظام بھی بہت عمدہ تھا۔ مہمانوں کو لمبے انتظار کے بغیر بڑی سہولت سے ہر وقت کھانا ملتا رہا۔ عام لنگر خانہ کے علاوہ پرہیزی کھانے اور خصوصی انگریزی کھانے کا انتظام الگ الگ موجود تھا۔ اس شعبہ میں برطانیہ کے خدام کے علاوہ کراچی اور جرمنی کے خدام نے بڑی مستعدی سے خدمات سرانجام دیں۔ فجزاہم اللہ

★ــــ مہمانوں کی سہولت کے پیش نظر امسال بازار بھی منظم طور پر لگایا گیا اور افسر جلسہ کی طرف سے قیمتوں کو کنٹرول کیا جاتا رہا۔ یہ بازار مردوں اور عورتوں کی طرف الگ الگ ۱۵-۱۵ دکانوں کی صورت میں لگایا گیا تھا۔ جہاں پر کتب، رسائل، مختلف ممالک کے تیار کردہ جوبلی سووینیرز کے علاوہ کھانے پینے کی دیگر اشیاء مناسب قیمتوں پر مہیا ہوتی رہیں۔ جلسہ کی کارروائی کے دوران یہ بازار مکمل طور پر بند رہتے۔

★ــــ شعبہ آڈیو ویڈیو کے کارکنان حضور انور کے خطبات کی آڈیو، ویڈیو کیسٹس تیار کر کے ساتھ کے ساتھ فروخت کے لئے مہیا کرتے رہے۔ جبکہ پریس اینڈ پبلیکیشن سیل بھی بڑا مستعد رہا اور جلسہ کی رپورٹنگ بروقت مختلف ملکی ذرائع ابلاغ کو بھی بھجوائی جاتی رہی۔ اور اس طرح روزنامہ ٹمز میں THE TIMES دو دفعہ اور ایک دفعہ باتصویر رپورٹنگ شائع ہوئی۔ جبکہ ASIAN TIMES نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصاویر کے ساتھ اس موقع پر ایک مضمون شائع کیا اور اس میں حضور انور کا جوبلی پیغام من وعن شائع کیا۔ گارڈین اور بو کے پریس گزٹ میں بھی جلسہ کی مختصر خبریں شائع ہوئیں۔ اس کے علاوہ BBC ورلڈ سروس نے انگریزی خبروں میں شام ۷ بجے جلسہ سالانہ کی خبر دی۔ اس موقعہ پر پریس کے متعدد نمائندگان بھی تشریف لاتے رہے۔ جلسہ کے دوران BBC افریقن سروس county sound Radio اور ایشین ٹائمز کے نمائندوں نے حضور انور کا انٹرویو بھی لیا ہے۔

★ــــ جلسہ سالانہ کے ان بابرکت ایام میں حضور انور ازراہ شفقت تمام مہمانوں کو شرف ملاقات بھی بخشتے رہے۔ چنانچہ انفرادی ملاقاتوں کے علاوہ جلسہ سے ایک روز قبل اور ایک روز بعد پاکستانی جماعتوں کو اور دوران جلسہ دنیا بھر کی دیگر جماعتوں سے تشریف لانے والے مہمانوں کو ملاقات کا وقت دیا گیا۔ وزراء اور دیگر معززین سے ملاقاتوں کے پروگرام ان کے علاوہ ہیں۔ ان ملاقاتوں کے دوران ایک ترک خاتون اور ان کی بچی نے قبول احمدیت کی سعادت پائی جبکہ جلسہ کے تیسرے روز نماز مغرب و عشاء کے بعد بھی ۱۲ افراد نے حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق پائی۔ اسی موقعہ پر حضور انور کی موجودگی میں مکرم امام صاحب لندن مسجد نے متعدد نکاحوں کا اعلان بھی کیا۔ قبل ازیں جلسہ کے دوسرے روز نماز مغرب و عشاء کے بعد حضور انور نے بنفس نفیس ۷ نکاحوں کا اعلان فرمایا جن میں سے ۳ نکاح خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بچوں کے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام نکاحوں کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے اور دین و دنیا کی سعادتوں سے نوازے۔

★ــــ جلسہ کے بعد اگلے ہی روز مردانہ جلسہ گاہ میں انٹرنیشنل مجلس شوریٰ کا انعقاد ہوا۔ جس میں ۴۶ ممالک کے ۲۸۴ نمائندگان نے شرکت کی۔ یہ مجلس شوریٰ ۲ روز جاری رہی۔ جس کے دوران اس کے ۳ اجلاسات حضور انور کی صدارت میں منعقد ہوئے۔ ۷ خاتون نمائندگان بھی موجود تھیں۔ جبکہ زائرین کو بھی کارروائی سننے کی اجازت دی گئی جن کی تعداد ۹۰ تھی۔

★ــــ ۶ر اگست کو دنیا بھر سے تشریف لانے والے مبلغین سلسلہ کی حضور کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ یہ میٹنگ اسلام آباد مسجد میں ہوئی اور اس کے دو سیشن ہوئے مجموعی طور پر ۶ گھنٹے سے زائد وقت اس پر صرف ہوا۔ اس موقعہ پر مکرم وکیل اعلیٰ صاحب اور مکرم ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب لندن بھی موجود تھے ٭

دُعائے مغفرت

مکرم چوہدری حمید احمد صاحب لائبریری لندن نے لکھا ہے کہ :-

میرا دوست مکرم ستار نوری صاحب ولد مکرم سیٹھ عثمان یعقوب صاحب آف امریکہ جو کہ لندن ہسپتال میں داخل تھا مورخہ ۱۲/۸/۸۹ کو وفات پا گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مکرم ستار نوری صاحب ۱۹۴۶ء میں امریکہ سے بغرض تعلیم قادیان آیا تھا۔ تقسیم ملک کے بعد چنیوٹ اور ربوہ میں پڑھتا رہا۔ مرحوم کی نماز جنازہ غائب قادیان میں ادا کی گئی ہے۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

درخواست ہائے دُعا

(۱) :- مکرم سید علیم الدین صاحب سیکرٹری مال ونڈسر کی اہلیہ صاحبہ ایک لمبے عرصہ سے کمر درد، سر درد اور دیگر اعصابی کمزوریوں سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ ان کی کامل صحت و سلامتی کے لئے درخواست دُعا ہے۔

(۲) :- اسی طرح مکرم سید مبشر الدین صاحب ابن مکرم سید علیم الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ۹/۷/۸۹ کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام "سید ظہیر الدین" رکھا گیا ہے۔ احباب سے نومولود کی صحت و سلامتی و درازی عمر نیک صالح بننے کے لئے درخواست دُعا ہے۔

موصوف نے اعانت بدر میں مبلغ ۲۵ روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔

خاکسار سید نصیر الدین احمد انسپکٹر بیت المال آمد

پروگرام دورہ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل نمائندہ تحریکِ جدید

آندھرا - کرناٹک - مہاراشٹر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ "تحریکِ جدید" عالمگیر فتح اسلام کے لئے جہادِ کبیر اور صدقہ جاریہ ہے۔ تحریکِ جدید کے ہر مجاہد کا نام تاریخِ اسلام میں ہمیشہ ادب و احترام کے ساتھ زندہ رہے گا۔ اضافہ و وصولی چندہ تحریکِ جدید کے لئے موصوف درجِ ذیل پروگرام کے مطابق دورہ کریں گے۔ جملہ احباب جماعت عہدیداران جماعت مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ مخلصانہ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۷ ۱۰/۸۹	گلبرگہ	۸ ۱۱/۸۹	۱	۹ ۱۱/۸۹
بنگلور	۱۹ ۱۰/۸۹	۵	۲۴	بادگیر	۹	۶	۱۵
مرکرہ	۲۴	۲	۲۶	چنتہ کنٹہ / وڈمان	۱۵	۲	۱۷
شیموگہ	۲۶	۱	۲۷				
سوراب / ساگر	۲۷	۱	۲۸	محبوب نگر / جڑچرلہ	۱۷	۱	۱۸
ہبلی	۲۸	۱	۲۹	سکندرآباد	۱۸	۱	۱۹
لونڈہ / بلگام	۲۹	۱	۳۰	عادل آباد	۱۹	۱	۲۰
ساونت واڑی	۳۰	۲	۲ ۱۱	چندہ پورم / کاماریڈی	۲۰	۱	۲۱
انگی گندیگواڑ	۲ ۱۱	۱	۳	حیدرآباد	۲۱	۷	۲۸
بلاری	۳	۱	۴	ظہیرآباد	۲۸	۱	۲۹
تیماپور	۴	۱	۵	بریرر	۲۹	۱	۳۰
دیودرگ	۵	۱	۶	عثمان آباد	۳۰	۱	۱ ۱۲
یادگیر	۶	۱	۷	بمبئی	۲ ۱۲	۵	۷
شاہ آباد	۷	۱	۸	قادیان	۹ ۱۲/۸۹	-	-

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمود احمد صاحب خادم انسپکٹر بیت المال آمد

برائے صوبہ جموں

جملہ جماعتہائے احمدیہ صوبہ جموں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۸ ۱۰/۸۹ سے انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات کے سلسلہ میں دورہ کریں گے لہٰذا جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین و معلمین حضرات سے انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ کما حقہٗ تعاون کرنے کی درخواست ہے۔ متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو بذریعہ خطوط اطلاع دی جا رہی ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۸ ۱۰/۸۹	بڈھانوں	۲۴ ۱۰/۸۹	۱	۲۵ ۱۰/۸۹
جموں	۱۸ ۱۰/۸۹	۱	۱۹	چارکوٹ	۲۵	۳	۲۸
بھدرواہ	۱۹	۳	۲۲	کالابن / لوہارکہ	۲۸	۲	۳۰
جموں	۲۳	۱	۲۴				

نام جماعت	رسیدگہ	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
سلواہ / گورسائی	۳۰ ۱۰/۸۹	۲	۱ ۱۱/۸۹	منکوٹ	۳ ۱۱/۸۹	۱	۴ ۱۱/۸۹
				چھونگا	۴	۱	۵
				ہموسال	۵	۲	۷
پٹھانہ تیر / پونچھ / خنیدرہ / درہ دلیاں	۱ ۱۱	۲	۳ ۱۱	جموں	۷	۱	۸
				قادیان	۸ ۱۱/۸۹	—	—

پروگرام دورہ مکرم چوہدری محمد عارف صاحب نائب ناظر بیت المال آمد و مکرم سید صباح الدین صاحب انسپکٹر بیت المال آمد

برائے وادیٔ کشمیر

جملہ جماعت ہائے احمدیہ وادیٔ کشمیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ محترم ناظر صاحب خدمتِ درویشان کی خصوصی ہدایت کی روشنی میں مکرم چوہدری محمد عارف صاحب نائب ناظر بیت المال آمد و مکرم سید صباح الدین صاحب انسپکٹر بیت المال آمد کو ہنگامی دورہ پر بھجوایا جا رہا ہے درج ذیل پروگرام کے مطابق ہر دو نمائندگان بغرض اضافہ بجٹ و وصولی لازمی چندہ جات آپ کی جماعت میں پہنچ رہے ہیں۔ جملہ عہدیداران جماعت مبلغین و معلمین سلسلہ سے کما حقہٗ تعاون کی درخواست ہے متعلقہ جماعتوں کو بذریعہ خطوط بھی اطلاع دی جا رہی ہے۔

ناظر بیت المال آمد

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۸ ۱۰/۸۹	چیک ایریچھ / لونہ بنی	۵ ۱۱/۸۹	۲	۷ ۱۱/۸۹
سرینگر	۱۹ ۱۰/۸۹	۱	۲۰	آسنور	۷	۳	۱۰
ادنہ گام / ترک پورہ	۲۰	۲	۲۲	کوریل	۱۰	۱	۱۱
سرینگر	۲۲	۳	۲۵	رشی نگر	۱۱	۳	۱۴
ہاری پاری گام	۲۵	۱	۲۶	ماندوجن	۱۴	۱	۱۵
اسلام آباد	۲۶	۱	۲۷	شوپیاں	۱۵	۱	۱۶
اندورہ	۲۷	۱	۲۸	مانلو	۱۶	۱	۱۷
ناصرآباد	۲۸	۳	۳۱	میٹھ واڑ	۱۷	۱	۱۸
شورت	۳۱	۲	۲ ۱۱/۸۹	سری نگر	۱۸	۲	۲۰
یاری پورہ / بالسو	۲ ۱۱/۸۹	۳	۵	جموں	۲۱	۱	۲۲
				قادیان	۲۲ ۱۱/۸۹	-	-

درخواست ہائے دُعا

مکرم قبول احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ جمشید پور کو دل کا دورہ پڑا ہے۔ ویلور علاج کے لئے گئے ہیں۔ مکرم منظور احمد صاحب جو مکرم مولوی شعیب احمد صاحب خورشید کے چھوٹے بھائی کا کینسر کا اپریشن ہوا ہے۔ دونوں کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

★ — مکرم محمود احمد صاحب ہاشمی فرینکفرٹ جرمنی مکرم مرزا خلیل احمد صاحب فرینکفرٹ جرمنی مکرم حفیظ اللہ صاحب باجوہ فرینکفرٹ جرمنی مکرم انعام الٰہی خان صاحب فرینکفرٹ جرمنی مکرم عطاء الٰہی خان صاحب فرینکفرٹ جرمنی مکرم مولوی عبد العزیز صاحب بھامڑی ربوہ پاکستان۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض کرتے ہوئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

ضرورت انجینئر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مقامات مقدسہ قادیان کی مرمت اور دیگر تعمیراتی کاموں کے پیش نظر ایک انجینئر کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ اس کے پیش نظر ایک انجینئر کی ضرورت ہے۔ جو B.E. ہو اور عمارتوں کی تعمیر کا تجربہ بھی رکھتا ہو۔ مرکز سلسلہ میں خدمت کے خواہشمند ایسے احباب جو اس لائن کا تجربہ رکھتے ہوں اپنی درخواست مع کوائف اور نقول سندات کے ساتھ اپنی جماعت کے صدر کے توسط سے دفتر ہٰذا میں ارسال کریں۔

خدمت سلسلہ کا یہ ایک نادر موقعہ ہے۔ اُمید ہے احباب جلد اس طرف توجہ کریں گے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

۲۲؍مارچ ۱۹۹۰ء کو جشنِ تشکر کا سال ختم ہوگا!

اسلام آباد (لندن) میں منعقدہ مجلس شوریٰ مبلغین میں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک مبلغ کے دریافت کرنے پر ارشاد فرمایا کہ "صد سالہ جشنِ تشکر کا سال ۲۲؍مارچ ۱۹۹۰ء کی تاریخ کو ختم ہوگا۔ اس وقت تک جشن کی تقاریب جاری رہیں گی۔"

قائمقام ناظر اعلیٰ وصدر جوبلی کمیٹی

ضروری اطلاع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل ناظر صاحبان کے تبادلے فرمائے ہیں۔ احباب مطلع رہیں۔ اور اس کے مطابق تعاون فرمائیں اللہ تعالیٰ بابرکت فرمائے۔

(۱) : مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ناظر بیت المال آمد مقرر فرمایا ہے۔

(۲) : مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد کو ناظر بیت المال خرچ مقرر فرمایا ہے۔

(۳) : مکرم قریشی انعام الحق صاحب نائب ناظر اعلیٰ کو آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ مقرر فرمایا ہے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

افریقہ اور انڈیا کے غریب لوگوں کی فلاح وبہبود کے لئے

بابرکت تحریک کا اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ لندن پر مورخہ ۲؍اگست ۱۹۸۹ء کے دوسرے دن اپنے خطاب میں انسانیت کی خدمات کے لئے ایک اہم تحریک کا اعلان فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کا بنیادی مقصد بنی نوع انسان کی خدمت کرنا ہے۔ ہماری کامیابی کا راز بنی نوع انسان کی خدمت میں ہے۔ ۱۵ ہزار لوگوں کے اجتماع میں حضور انور نے افریقہ اور انڈیا کے غریب لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے بابرکت تحریک کا اعلان فرمایا۔

حضور انور نے صرف دُکھی لوگوں کے دُکھ درد دُور کرنے کے لئے ۵ کروڑ روپے کا فنڈ اکٹھا کرنے کا اعلان فرمایا ہے۔

حضور انور کے ارشاد کے مطابق محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ایک امانت "جوبلی فنڈ برائے افریقہ و بھارت" کھول دی گئی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس بابرکت تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے وعدہ جات مکرم سیکرٹری صاحب مال کو لکھوائیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ جات کی ادائیگی کی مدت تین سال مقرر فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

پروگرام دورہ مکرم رفیق احمد صاحب ملاباری منیجر اخبار بدر

صوبہ آندھرا، کرناٹک

مکرم رفیق احمد صاحب منیجر اخبار بدر مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق اخبار کی توسیع اشاعت اور بقایا جات اور اعانت کی وصولی کے سلسلہ میں دورہ کر رہے ہیں اخبار بدر مرکز احمدیت کا واحد ترجمان ہے۔ جو اس وقت شدید مالی بحران سے دوچار ہے لہٰذا تمام خریداران، مخیر احباب جماعت اور مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ اس موقعہ پر کما حقہٗ تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

نوٹ :- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں گذشتہ مالی سالوں کے خسارہ کی رپورٹ پیش ہوئی تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ یہ رقم ہندوستان کے احمدیوں سے عطیہ کی صورت میں وصول کریں۔

اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کو پورا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

صدر نگران بدر بورڈ

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	—	۱۷ ۱۰/۸۹	سورب	۱۴ ۱۱/۸۹	۱	۱۵ ۱۱/۸۹
بمبئی	۱۹ ۱۰/۸۹	۵	۲۴	ساگر	۱۵	۱	۱۶
یادگیر	۲۵	۴	۲۹	حیدرآباد	۱۷	۵	۲۲
تیماپور کرشنا	۲۹	۱	۳۰	سکندرآباد	۲۲	۱	۲۳
دیودرگ	۳۰	۱	۱ ۱۱	عادل آباد	۲۴	۱	۲۵
گلبرگہ	۱ ۱۱	۲	۳	جڑچرلہ وایا حیدرآباد	۲۶	۱	۲۷
شاہ آباد	۳	۱	۴	محبوب نگر و زمان	۲۸	۱	۲۹
منگلور	۵	۳	۸	چنتہ کنٹہ کرنول	۲۹	۳	۲ ۱۲
مرکرہ کونناڈ	۹	۲	۱۱	حیدرآباد	۳ ۱۲	۱	۴
شیموگہ	۱۲	۲	۱۴	قادیان	۶ ۱۲/۸۹	-	-

دُعائے مغفرت

عزیز شیخ محمود احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کر کے لکھتے ہیں کہ ۱۵ ۸/۸۹ خاکسار کی بڑی بھابی جان مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم شیخ عبدالقیوم صاحب موسی بنی ٹاٹا نگر چند یوم علیل رہ کر مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

موصوفہ اپنے پیچھے ایک لڑکا دو لڑکی نو عمر یادگار چھوڑ گئیں صوم وصلوٰۃ کی پابند۔ نیک طبیعت، ملنسار غریبوں کی ہمدرد، مہمان نواز جماعتی کاموں میں بے حد دلچسپی رکھنے والی۔ مرحومہ بہت سی خوبیوں کی حامل تھیں۔ درخواست دُعا ہے کہ مولا کریم موصوفہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ ایک ماہ کے اندر اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع دیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۸۱۵ — میں سید مذکر الدین احمد ولد مولوی سید مبشر الدین احمد صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرہالی پور ڈاکخانہ کردیر گنج سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۲/۸۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد کی قیمت -/۲۰۰۰ روپیہ ہے۔ میری ماہانہ تنخواہ -/۵۲۰ روپے ہے میں اپنی غیر منقولہ جائیداد کے اور ماہانہ تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں بیش از مرگ جو بھی جائیداد میں پیدا کرونگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور میرے مرنے کے بعد جو بھی جائیداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ربنا تقبل منا

گواہ شد	العبد	گواہ شد
سید مبشر الدین احمد	سید مذکر الدین احمد	سید رشید احمد

وصیت نمبر ۱۴۸۳۲ — میں فرزانہ بیگم زوجہ مکرم نذیر احمد صاحب سائیکل ورکس قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۸/۸۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے جبکہ غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔

زیورات طلائی - کانٹے - ہار - ٹیکہ کل وزن ۳½ تولہ موجودہ قیمت	۹۱۰۰ — ۰۰
" نقرئی پازیب - دو عدد چوڑیاں گلے کا ہار کل وزن ۴۲ تولہ	۱۵۹۵ — ۰۰
حق مہر بذمہ خاوند	۱۰۰۰ — ۰۰
کل میزان	۱۱۶۹۵ — ۰۰

میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں نے کوئی آمد یا جائیداد پیدا کی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
نذیر احمد	فرزانہ بیگم	حفیظ احمد ابن عبدالکریم صاحب درویش

وصیت نمبر ۱۴۸۳۴ — میں طاہرہ بیگم زوجہ مرزا احمد اسحاق صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۹/۸۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری موجودہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند	۴۰۰۰ — ۰۰ روپے
زیورات طلائی کانٹے ۵ گرام کوکا ۲ گرام قیمت	۱۵۷۵ — ۰۰ "
" نقرئی پازیب ۱۰۰ گرام انگوٹھی ۵ گرام قیمت	۴۷۵ — ۰۰ "
میزان	۶۰۵۰ — ۰۰

میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے علاوہ مجھے میرے خاوند کی طرف سے مبلغ ۳۴/ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی اور اگر آئندہ میں نے کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کی تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتی رہونگی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
مرزا احمد اسحاق خاوند موصیہ	طاہرہ بیگم	عبدالقدیر کارکن نظارت امور عامہ

وصیت نمبر ۱۴۸۴۴ — میں امۃ القدوس زوجہ مکرم قریشی محمد فضل اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۸/۸۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں منقولہ جائیداد درج ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند مبلغ	۷۰۰۰ — ۰۰ روپے
۲- طلائی زیور ناک کا کوکا - انگوٹھی - ہار - کانٹے وزن ۳ تولہ قیمت	۱۰۴۰۰ — ۰۰ "
۳- چاندی کے دو سیٹ وزن ۱۰ تولہ قیمت	۴۰۰ — ۰۰ "
۴- گھڑی قیمت	۱۸۰ — ۰۰ "
۵- سلائی مشین قیمت	۴۰۰ — ۰۰ "
کل میزان	۱۸۳۸۰ — ۰۰ "

میری ماہوار آمد کوئی نہیں البتہ میرے خاوند کی طرف سے مبلغ ۲۵/ روپے ماہانہ بطور جیب خرچ ملتے ہیں میں اقرار کرتی ہوں کہ میں اپنی آمد کا جو بھی ہو یا جو پیدا کروں ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتی رہونگی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
قریشی محمد شفیع عابد	امۃ القدوس	قریشی محمد فضل اللہ خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۱۴۸۴۵ — میں نصرت جہاں بیگم زوجہ مکرم چوہدری عبدالواسع صاحب قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۸۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱- ہار کانٹے - انگوٹھی ۱۰ کی وزن ۳ تولہ موجودہ قیمت ۰۰ — ۴۲۰۰

۲ - انگوٹھی طلائی ½ تولہ قیمت	۰۰ — ۱۷۰۰	روپے
۳ - کڑے دو عدد طلائی ۱½ تولہ "	۰۰ — ۵۱۰۰	"
۴ - چاندی کا سیٹ ۵ تولہ "	۰۰ — ۳۰۰	"
۵ - پازیب چاندی ۲ تولہ "	۰۰ — ۱۲۰	"
۶ - گھڑی سیکو ایک عدد "	۰۰ — ۴۵۰	"
۷ - حق مہر بذمہ خاوند	۰۰ — ۵۰۰۰	"
کل میزان	۰۰ — ۱۲۲۷۰	"

اس کے علاوہ میرے خاوند کی طرف سے ماہانہ مبلغ ۵۰/- روپے جیب خرچ ملتا ہے - اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اس کے علاوہ اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ قادیان کو دونگی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل سمجھی جائے -

گواہ شد	العبد	گواہ شد
بشارت احمد حیدر	نصرت جہاں بیگم	عبد الواسع
		خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۱۴۸۴۹ — میں امۃ الحفیظ منصورہ الدین زوجہ مکرم وحید الدین شمس قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ مشرقی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۸۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں ہے - البتہ منقولہ جائیداد درج ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے — حق مہر بذمہ خاوند .. — ۵۰۰۰ روپے

زیور طلائی - ہار ۲ عدد کانٹے ۲ جوڑی - ٹاپس ۱ جوڑی انگوٹھی ۳ عدد - کڑا ۱ عدد کل وزن ۹۴ گرام } .. — ۲۲۹۰۸ "

زیور نقرئی - ۲ سیٹ ہار پازیب ۱ جوڑی پاؤں کی انگوٹھیاں ۳ عدد - چابی کا چھلہ ۱ عدد کل وزن ۲۱۰ گرام } .. — ۱۳۲۳ "

میں مندرجہ بالا جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے میرے خاوند کی طرف سے ۴۰/- روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں - میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی)

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
(درثمین)

آٹوونگس
AUTOWINGS,
15, SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS -600004
PHONE NO - 76360
74350

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائٹر :- سید شوکت علی اینڈ سنز
(پتہ)
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری - نارتھ ناظم آباد کراچی فون : ۴۲۹۴۴۳

" میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا "
الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام
پیشکش :- عبد الرحیم و عبد الرؤف ، مالکان حمید ساری مارٹ - صالح پور - کٹک - (اڑیسہ)

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

الیس اللہ بکاف عبدہ
پیشکردہ :- بالی پولیمرز کلکتہ ۴۶
ٹیلیفون نمبر :- ۵۲۰۶ - ۵۱۲۷ - ۴۰۲۸ - ۴۳

۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی اگر اس کے بعد کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتی رہونگی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — وحید الدین۔ خاوند موصیہ

الامۃ — امۃ الحفیظ منصورہ الہ الدین

گواہ شد — ملک صلاح الدین

افضل الذکر لا الٰہ الا اللّٰہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳ ... ۷۰۰

MODERN SHOE CO.

31 — 5 — 6

LOWER CHITPUR ROAD

CALCUTTA - 700073

PH. 275475

RESI. 273903

ارحامکم ارحامکم

(تمہارے رشتہ دار آخر تمہارے اولوالارحام بھی ہیں)

AZ

MOHAMMAD RAHMAT

PHONE C/O 896008.

SPECIALIST IN ALL KINDS OF

TWO WHEELER MOTOR VEHICLES

45, B. PANDUMALI COMPOUND.

DR. BHADKAMKAR MARG. BOMBAY-400008

الخیر کلہ فی القرآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

THE JANTA PHONE: 279203.

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072

ارشاد نبوی ؐ

اسلم تسلم

اسلام لا۔ تو ہر خرابی، برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جائے گا

محتاج دعا: یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

قائم ہو پھر سے حکم محمدؐ جہان میں ۔ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS

(ELECTRIC CONTRACTORE)

TARUN BHARAT CO-OP HOUSE SOCT

PLOT NO -6 GROUND FLOORE, OLD CHAKALA.

OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)

BOMBAY - 400099.

PHONE. OFFICE :- 6346179 RESI:- 6289389

ارشدوا اخاکم

اپنے بھائی کو ہدایت کرو۔!!

(حدیث نبوی ؐ)

RABWAH WOOD INDUSTRIES

SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS.

DEALERS IN TIMBER, TEAK POLES, SIZES, FIRE WOOD

MANUFACTURERS OF :-

WOODEN FURNITURE, ELECTRICAL ACCESSORIES, ETC

P.O. VANIYAMBALAM

(KERALA)

درود شریف کے فضائل

"درود شریف جو حصول استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو۔ مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اور احسان کو مدنظر رکھ کر اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے۔ اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قبولیت دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔"

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بمزا مورخہ ۱۰/جون ۱۸۹۹ء

طالبان دعا:- محمد شفیق سہگل۔ محمد نعیم سہگل۔ محمد لقمان جہانگیر۔ مبشر احمد۔ ہارون احمد

پسران مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مرحوم کلکتہ

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْ إِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَاءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈرلیس - مدینہ میدان روڈ - بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر: 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت امام ایدہ اللہ تعالے)

احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے" (کشتی نوح)

پیشکش:-

ROYAL AGENCY

PRINTERS, BOOK SELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS

CANNANORE-670001 PHONE 4498

HEAD OFFICE :- PAYANGADI (P.O.)

PHONE NO 12 PIN-670303 (KERALA)

"پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

(پیشکش)

SAIRA Traders.

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS

SHOE MARKET, NAYA PUL,

HYDERABAD-500002. PHONE 522860

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

پتہ: نمبر ۲۲۰/۱/۴/۱ عقب کاچیگوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

فون: 42916

AUTHORISED JEEP PARTS JOBBERS

AUTHORISED DISTRIBUTORS

AMBASSADOR - TREKKER

BEDFORD - CONTESSA

AUTHORISED DEALERS

PERKINS P3 P4 P6 P6/354

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگولین - کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہر قسم کی گاڑیوں، پٹرول و ڈیزل کار، ٹرک، بس، جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں!!

تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE"

ٹیلیفون نمبرز: 28-5222, 28-1652

AUTO TRADERS, 16-MANGOE LANE, CALCUTTA-700001.

"نیکی کرو اور خدا کے رحم کے امیدوار ہو جاؤ"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

AIR ®

CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!